رسالہ النجم لکھنؤ

نمبر ۸ — ۷ ذیقعدہ سنہ ۱۳۳۰ھ — ۱۵ اکتوبر سنہ ۱۹۱۲ء — جلد ۸

فہرست مضامین

ناچیز محمد عبدالشکور مدیر النجم نے
در مطبع عین المطابع واقع لکھنؤ طبع کرا
دفتر النجم محلہ ... سے شائع کیا

قواعد رسالہ النجم

(۱) یہ رسالہ مہینہ میں دوبار یعنی ہر ہجری مہینہ کی ۷ و ۲۱ تاریخ کو انشاء اللہ شائع ہوا کریگا

(۲) رسالہ کا خالص حجم علاوہ اشتہارات وغیرہ کے عموماً ۳۲ صفحہ کا ہوگا اور عند الضرورت اس سے بھی زیادہ ہوسکیگا

(۳) عام چندہ موافق ذیل کے ہوگا اور خاص طور پر جس کو جو توفیق ہو۔

سالانہ	سے	ممالک غیر سے صرف بقدر
ششماہی	عہ	زیادتی محصول ڈاک اضافہ
سہ ماہی	عہ	کر لیا جائیگا۔

(۴) چندہ بہر حال پیشگی لیا جائیگا۔

(۵) رسالہ کا آغاز سال ماہ محرم سے ہوگا۔

(۶) جو صاحب درمیان سال میں خریداری کرینگے اگر نصف سال نہوا ہوگا تو انکی خدمت میں محرم سے اسوقت تک کے کل رسالے بھیجکر شروع سال سے انکو خریدار سمجھا جائیگا اور بعد نصف سال کے انکو اختیار ہوگا چاہے شروع سال سے اپنی خریداری قائم کرائیں اور چاہے صرف بقیہ دنوں کی قیمت موافق نقشۂ قیمت النجم کے بھیجدیں

(۷) جو صاحب مستقل خریدار النجم کے دین انکو اختیار ہوگا چاہیں ایک سال کیلیے اپنے نام رسالہ جاری کرائیں چاہیں ۳ روپیہ قیمت کی کتاب دفتر النجم سے لیلیں

(۸) قدیم خریداران النجم کو ہرسال ایک کتاب ایک روپیہ قیمت کی انعام میں دیجائیگی۔

مقاصد رسالہ النجم

النجم کا اصلی مقصد حمایت اسلام و نصیحت مسلمین ہے مسلمانوں کے عقائد و خیالات خصائل و عادات عبادات و معاملات کی اصلاح اور اتباع شریعت حقہ محمدیہ (علے صاحبہا الصلوۃ والسلام) کی ترغیب اور مخالفت شریعت سے حتی الامکان بچانا۔

ان پاکیزہ مقاصد کے حاصل کرنیکے لیے حسب ذیل عنوانات اختیار کیے گئے ہیں

(۱) نہایت دلچسپ وقائع جسکو دوسرے الفاظ میں مضامین تصوف کہہ لیا جائے اس ذیل میں انشاء اللہ تعالی بہت سے عبرت انگیز واقعات بزرگان دین کے اور بہت سے مفید و مؤثر نصائح و حالات ہدیۂ ناظرین ہونگے

(۲) اہل علم کی مراسلت جو خاص مذہبی ضروری مسائل سے متعلق ہو

(۳) غیر مذاہب کے اندرونی و بیرونی حملوں سے اسلام کی حفاظت اور اسلام کی حقیقت کا تمام مذاہب پر اظہار۔

(۴) ہر پرچہ میں کچھ حصہ جدید و جدید اسلامی خبروں کا بھی ہوگا خبریں جہانتک ممکن ہوگا کامل تحقیقات کے بعد لکھی جائینگی

(۵) ہر سال جو کتاب انعام میں تجویز کیجائیگی وہ انشاء اللہ تعالے حتی الاکثر سلف صالحین میں سے کسی کی مستند تصنیف کا ترجمہ ہوگی

نرخنامہ طبع اشتہار و مضامین خاص

تعداد	ماہوار	سہ ماہی	ششماہی	سالانہ
نصف کالم	ۓ	سے ۸	للعہ	للعہ
ایک کالم	حہ	للعہ	عہ	للعہ للعہ
پورا صفحہ	لعہ	عہ	صہ	للعہ

اتفاقی اشتہار فی سطر کالم ۴ اجرت ضمیمہ فیصدی ۰/ بشرطیکہ قواعد اگلی نہ کے خلاف نہو۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

النجم لکھنؤ یوم یکشنبہ

۷ - ذی قعدہ سنہ ۱۳۳۶ھ

النجم مین شیعون کی تردید کیون اختیار کیگئی؟ اس سے ناظرین واقف ہین - شیعونکی جو کوششین ردو اہل سنت مین مسلسل کئی سال سے جاری تھین وہ کسی سے پوشیدہ نہین - اگرچہ اُن کوششون کی طرف اہل سنت کو التفات نہ تھا - بعض کو اس وجہ سے کہ وہ اس فرقہ کو لاشئی محض سمجھتے تھے - اور بعض اس وجہ سے کہ وہ سرے سے مذہب کو کچھ سمجھتے ہی نہین - لیکن عند العقل شیعون کی کوششین ہرگز قابل فروگذاشت کے نہ تھین -

رسالہ شیعہ کے لائق اور ضرورت سے زیادہ مہذب ایڈیٹر صاحب اپنے رسالہ مین کئی سال سے ایک ناول لکھ رہے ہین جسکا نام اُنھون نے "عالم برزخ مین ہل چل" رکھا ہے - اس ناول مین صحابۂ کرام سے لیکر اسوقت تک کے بزرگان دین و علمای شرع متین کی توہین و تہجین کا کوئی دقیقہ اُٹھ نہین رہتا - ناظرین النجم کی خواہش تھی کہ ایک ناول ہماری طرف سے بھی نکلے جسمین شیعون کے ائمہ اور اصحاب ائمہ سے لیکر اسوقت تک کے مجتہدین کے حالات دلچسپ پیرایہ مین دکھائے جائین - مگر اس خیال سے کہ سچے واقعات کو کذب کا لباس پہنانا کچھ اچھا نہ معلوم ہوا - مین اسکو مناسب نہ سمجھا - لیکن ہفتہ گزشتہ مین ایک حامی اسلام نے ایک ناول کا درمیانی حصہ بھیجا ہے جو اُنھون نے خاص اسی مقصد کے لیے تیار کیا ہے مجھے پسند آیا اور نمونہ کے طور پر اس نمبر مین اُسے شائع کرتا ہون - امید ہے کہ ناظرین خوش ہونگے - اگر ناظرین کو اس ناول سے دلچسپی ہو تو میرا ارادہ ہے کہ اسکے چار صفحے ہر نمبر مین شائع کر دیے جائین -

اڈیٹر صاحب اصلاح کا نمایان فرار

فرار وگریز ایسی مذموم صفت ہی جسکو ہر شخص بُرا جانتا ہی خواہ وہ کسی قوم وملت کا ہو۔ اہل حق کے سامنے اہل باطل کا فرار ایک ضروری اور لابدی امر ہی۔ مگر ایسا صاف وصریح فرار جو اسوقت ایڈیٹر اصلاح سے ظاہر ہوا ہی کسی اہل باطل سے کم سرزد ہوا ہوگا۔ محض بے ضرورت اور بے وجہ اسوقت ایڈیٹر اصلاح نے اپنے کو اس فرار قبیح مین بتلا کیا۔

لیکن یہ کوئی تعجب کی بات نہین ہی۔ مذہب شیعہ ایک نہایت عجیب وغریب مذہب ہی حجت وبرہان سے مغلوب ہو جانا۔ اہل حق کے سامنے سے فرار کر جانا اس مذہب مین نہایت عمدہ چیز سمجھا جاتا ہی۔ حتیٰ کہ مذہب حق کی پہچان ان لوگون نے یہی رکھی ہی کہ وہ حجت وبرہان سے مغلوب ہوجایا کرے۔ اور یہ کوئی نئی بات اس مذہب کی نہین ہی دوسرے قبائح کو بھی اس مذہب مین یہی عزت دیگئی ہی۔ جب کذب ودروغ کو اس مذہب مین وہ رتبہ ملا کہ اہم الواجبات مین قرار دیا گیا۔ اور دین کے نو حصے کذب ودروغ مین رکھے گئے اور ایک حصہ باقی عبادات نماز وروزہ وغیرہ مین۔ تو سمجھ لیجیے کہ دوسرے قبائح کا کیا حال ہوگا ع قیاس کن زگلستان من بہار مرا۔

خیر ہمین اس قصہ سے کوئی مطلب نہین۔ ہم اس وقت ایڈیٹر اصلاح اور اُنکے ہمنو اصحاب کو مبارکباد دیتے ہین کہ انکے وجود باجود نے مذہب شیعہ کی حقیّت مین ایک جدید برہان کا اضافہ اور کیا۔ لہذا یہ فرار انکو مبارک ہو۔ حکیم سجان علیخان اور مفتی محمد قلی کے بعد آج ایڈیٹر اصلاح نے مناظرہ سے فارخطی لکھکر یہ بتا دیا کہ مذہب شیعہ مین وہی خواص اب بھی موجود ہین جو زمانہ گذشتہ مین تھے۔

اب اس فرار کا تذکرہ کچھ تفصیل کیساتھ سنیے۔ ناظرین کو یاد ہوگا کہ النجم کے گزشتہ نمبرون مین یہ دیکھکر کہ علمای شیعہ کسی طرح بالمشافہہ مناظرہ مین نہین آتے۔ مگر گھر مین بیٹھکر زمین کو آسمان

لکھنے مین بڑے مشاق ہین - یہ اعلان دیا گیا کہ اچھا آؤ تحریری ہی مناظرہ کر لو - جس مسألہ کو اپنے
مذہب مین سب سے زوردار سمجھو اُسی سے ابتدا کرو اور طرفین کی تحریر بلفظہ مع جواب النجم مین بھی
چھپا کرے اور کسی شیعی رسالہ مین بھی مثل اصلاح و شیعہ وغیرہ کے - اب دیکھین کہ زمین کو آسمان
دن کو رات لکھنے مین تمھین کیسے پناہ ملتی ہی - اور انکار بدیہیات کی مشق کیا کام دیتی ہی - "اعجاز غالب
آتا ہی یا سحر" - النجم کے اس اعلان کو دیکھکر ایڈیٹر اصلاح نے اپنے دل مین یہ خیال کیا کہ شاید اب
مدیر النجم کا دل بالمشافہہ مناظرہ سے سیر ہو گیا - لھذا آپ نے فوراً بالمشافہہ مناظرہ کی مجھے دعوت دی
جسکے الفاظ یہ تھے "کہ اگر آپ کو بغیر کسی شرط کے مناظرہ منظور ہی تو آپ کھجوہ آئیے مین خود پولیس
کو اطلاع دیکر انتظام کرا لونگا" مین نے بتوسط ایک شیعہ خریدار اصلاح کے ایڈیٹر اصلاح کو ایک
رجسٹری شدہ خط بھیجا کہ تاریخ مقرر کیجیے - انشاء اللہ تعالی مین اُس تاریخ مین کھجوہ پہونچ جاؤنگا -
اس خط کا جواب کئی ماہ بعد ایڈیٹر اصلاح نے دیا - جسمین کچھ مضامین تخویف و ترہیب کے اور کچھ دلشکن
کلمات کے بعد یہ مرقوم تھا کہ سال بھر مین جس وقت آپ کا جی چاہے آئیے - صرف یوم عید شجاع کو
مستثنیٰ کیا تھا - اور ماہ رمضان کو لکھا تھا کہ سنیون کے دنیا کمانے کا زمانہ ہی لھذا اسکے بعد مناظرہ ہوگا -
یہ تحریرات النجم مین شائع ہو چکی ہین - چونکہ رمضان کا زمانہ شروع ہو چکا تھا لھذا ارادہ ہوا کہ بعد رمضان
اس مناظرہ کا اعلان دیا جائیگا کہ جو لوگ شریک ہونا چاہتے ہین شریک ہون - اور مخفی طور پر اس امر
کی تدبیر کیگئی کہ ایڈیٹر صاحب اصلاح کسی پوشیدہ طریقہ سے حکام ضلع کو بدظن کر کے مناظرہ کو رکوا نہ سکین
رمضان کا مہینا ختم ہوا - ۷ - شوال کا النجم بوجہ تعطیل عید الفطر کے حسب دستور قدیم نہ نکلا - ۲۱ - شوال
کے پرچہ مین یہ اعلان شائع ہوتا اور مناظرہ کی تاریخ مقرر کیجاتی - کیونکہ ایڈیٹر اصلاح نے تعیین تاریخ
کا اختیار مجھے دیدیا تھا - اپنی طرف سے تو اُنھون نے تمام سال کی اجازت باستثناے عید شجاع دے
دی تھی - لیکن قبل اسکے کہ ۲۱ - شوال کا النجم شائع ہو آپ نے اصلاح نمبر ۱ مین ہمیشہ کیلیے مناظرہ
سے فارغخطی لکھدی جس کے آخری فقرات بلفظہ حسب ذیل ہین :-

"بہر حال اگر آپ کو مناظرہ کرنا ہی تو پندرہ شوال تک آپ تشریف لائیے - ورنہ تضیع اوقات سے

کیا فائدہ - ہان ایک جوڑہ حکم کا اپنے ساتھ ضرور لائیے جس مین ایک عالم علماے
مسلم الثبوت اہل سنت سے ہو مثل شمس العلماء مولوی شبلی صاحب یا مفتی عبداللہ صاحب
ٹونکی یا جناب مولوی عبدالباری صاحب فرنگی محل اور منشی گنگا پرشاد صاحب ورما حکم ہو کر
تشریف لائین تو خرچ آمد و رفت مین دونگا اور تا زمانہ قیام فقیرخانہ کے مہمان رہین گے
اب نہ کسی تحریر کی ضرورت ہے نہ مراسلت کی - اڈیٹر النجم کو ان حکمون کے ساتھ ۱۵ شوال تک
آجانا چاہیے - ورنہ ہمیشہ کیلیے زبانی مناظرہ سے استعفا دینا چاہیے - والسلام علی من اتبع الہدیٰ

آپ ذرا اہل انصاف دیکھین کہ اس سے زیادہ حیا و غیرت کا نمونہ دنیا مین کہین ملسکتا ہے - خود ہی مجھے دعوت
دی اور لکھا کہ بغیر کسی شرط کے یہ مناظرہ ہوگا اور جب دیکھا کہ وقت سر پر آگیا تو شرائط لگا دین - اور شرائط
بھی ایسی جو امکان سے باہر - پہلی شرط یعنی ۱۵ شوال تک مجھکو پہونچ جانا گو مناظرہ کے مقاصد کے
خلاف تھا - کیونکہ نہ ابھی مناظرہ کا اعلان ہوا تھا نہ کوئی انتظام - لیکن تاہم مین پوری کر سکتا تھا - ایسلیے
کہ ۱۵ شوال سے دو دن پہلے مجھے پرچۂ اصلاح مل گیا تھا لیکن شرط دوم تو کسی طرح میرے امکان
مین نہ تھی - دو حکم - اور اُن مین بھی ایک اڈیٹر ہندوستانی جو آریہ ہونے کے علاوہ اہل سنت سے
کھلی ہوئی مخالفت رکھتا ہے - یہ لوگ میرے محکوم نہین میرے مطیع و تبع نہین -

خود ہی تعیین تاریخ کا مجھے اختیار دیا اور اپنی طرف سے تمام سال کی توسیع کی - پھر جب دیکھا کہ وقت
آگیا تو خود ہی تاریخ مقرر کر دی - اس بے نظیر فرار پر اڈیٹر اصلاح جس قدر فخر کرین بجا ہے درست ہے -
ہمیشہ کے لیے زبانی مناظرہ سے استعفا یعنی معافی چاہتے ہین اسکا جواب یہ ہے کہ مین آپکو مجبور کر کے
مناظرہ کرا لینے پر قادر نہین ہون - لہذا اسکو چاہے آپ معاف کر دینے پر محمول کر لین - ورنہ عند العقل و
الشریعۃ یہ جرم آپ کا ہرگز معاف کرنے کے قابل نہین ہے -

بالمشافہہ مناظرہ مین حقیت مذہب اہل سنت کی روز روشن کی طرح آشکار ہو جاتی - اسکے بعد آپ کو ہرگز
لازم نہ تھا کہ آپ مذہب شیعہ ترک کر کے مذہب اہل سنت اختیار کرتے - مگر عام بندگان خدا کا اسمین
نفع تھا کہ جو لوگ دھوکہ مین گرفتار تھے اور مذہب شیعہ کو حق سمجھ کر اُنھون نے اختیار کیا تھا اُنکے

اس نفع عام کے تلف کرنے پر تنہا مجھ سے معافی مانگنا کس قدر لغو اور بیہودہ ہی۔

مگر یاد رکھیے آپ اور آپ کے ہم مذہب چاہے اس فرار کو اپنے مذہب کی حقیت کی دلیل سمجھین اور موافق حدیث امام کے یہ خیال کرین کہ اہل باطل کو خدا حجت و برہان کی تلقین کرتا ہی۔ لیکن تمام دنیا کے عقلا آپ کے اس فرار سے یہ نتیجہ ضرور بالضرور نکالین گے کہ آپ کو خود اپنے مذہب کے باطل ہونے کا یقین کامل حاصل ہی اور آپ خوب جانتے تھے کہ مناظرہ ہوا تو مذہب شیعہ کا باطل ہونا ثابت ہو جائیگا اور بہت سے مخفی اسرار اس مذہب کے فاش ہو جائینگے۔ اسی سے آپ نے فرار کیا۔ والسلام علی من اتبع الہدی۔

زہد و رقائق

اس سلسلہ مین حضرت والد ماجد رحمہ اللہ تعالی کی مثنوی کا اقتباس کئی نمبر سے ہدیۂ ناظرین ہو رہا ہی۔ بعض احباب نے اس نظم کو بیحد پسند کیا۔ یہانتک کہ اُنکا یہ اصرار ہی کہ یہ مثنوی چھپ جانا چاہیے بعض احباب نے پیشگی درخواستین بھیجدی ہین۔ لہذا ارادہ کیا گیا ہی کہ اسکو علیحدہ بصورت رسالہ طبع کر دیا جائے انشاء اللہ تعالی یہ مثنوی عنقریب چھپکر ہدیۂ ناظرین ہوگی۔ اِسوقت اسی مثنوی سے قصہ ہجرت خیر البشر صلی اللہ علیہ وسلم نقل کیا جاتا ہی جو آیندہ نمبر مین ختم ہو جائیگا۔ اسکے بعد اس سلسلہ مین دوسرے مفید مضامین درج کیے جائین گے۔

قصۂ ہجرت خیر البشر

صلی اللہ علیہ وسلم

قصۂ ہجرت حدیث غار	اس طرح راویان نیک شعار
دیکھنا چاہتا ہو کوئی اگر	کرے سیر کتابہائے سیر
باعث ہجرت امین ہے تحریر	آیۂ غار کی یہ ہے تفسیر
لکھ گئے ہین بشرح و بسط تمام	جسکی دی ہے اُنھی نے داد کلام
مختصر یان مین کرتا ہون منظوم	تا کہ احوال غار ہو معلوم
ابتدا مین رسول ہر دوسرا	خاص کہہ ہی مین تھے جلوہ فرما

کیونکہ مکہ ہی آپکا تھا وطن
بانیِ کعبہ کی دعا تھے آپ
آپ مکہ ہی میں ہوے پیدا
جب خدا کے ہوے پیمبر آپ
وہیں تشریف دو جہانیہ ہوئی
وہیں ایماں میں جو ہوے داخل
وہیں دشمن تھے درپے ایذا
آیا دن کا فروغِ بعثت کا
قوم انصار تھی وہ با اعزاز
دو جہاں کا جو مل گیا رہبر
ہوے چھ شخص داخلِ اسلام
انکو گھر کا طواف تھا مقصود
آئے تھے بہر طوف بیتِ حرام
دل سیہ آئے صورتِ آہن
ہوے رخصت حضور سے آخر
پہونچے اپنے گھروں میں وہ فی الحال
ذکر کرتے تھے سب سے حضرت کا
پس یہ افسانہ ہوگیا مشہور
موسمِ حج کا انتظار ہوا
ہوگئی ختم عمرِ مہجوری
یان نبوت کا بارھواں سال آیا

وہی مولد تھا اور وہی مسکن
وارثِ بیتِ کبریا تھے آپ
وہیں پائی تمام نشو و نما
رہے تیرہ برس وہیں پر آپ
وہیں معراج آسمانیہ ہوئی
زمرۂ سابقین میں ہیں شامل
تھے شکنجہ میں دوستانِ خدا
ہوا پیدا سبب یہ ہجرت کا
سرفراز مدینہ و ممتاز
لائے ایمان خدائے احد پر
کر گئے شش جہت میں اپنا نام
صاحبِ خانہ یاں تھا خود موجود
گھر کے مالک نے یہ دیا انعام
ملکے پارس سے ہوگئے کندن
کر گئے حاضری کا وعدہ پھر
دولتِ دینِ حق سے مالامال
آپکے خلق کا نبوت کا
تھا ہر اک گھر میں ذکرِ خیر حضور
سال کا کٹنا ناگوار ہوا
آئے وہ دن کہ دو بدو ہو دو
ہوا دین کا دوچند پھر اقبال

آپ تھے خاص نورِ چشمِ خلیل
آپ مصباحِ حضرتِ حق تھے
وہیں فرمانِ رہبری کا ملا
طے وہیں پر ہوے مدارجِ قرب
دعوتِ دیں میں حج ہی آغاز
یہیں کفار کا تھا شور و شر
بڑھ گیا حد سے جب جفا و جور
پئے تحصیلِ حجِ بیتِ رب
دعوتِ دیں سے بہرہ مند ہوے
چاق چوبند ہوگئے سقیم و رنج
حج کے آنے کا یہ مزا پایا
مل گیا انکو صاحبِ خانہ
اپنے گھر سے نہ پھیرا خالی ہاتھ
پایا جب یہ شرف سعادت کا
جا کے داخل ہوئے مدینہ میں
جو کوئی انکے پاس آتا تھا
وہ جب اپنے گھروں کو جاتے تھے
دیکھنے والے ہی تھے عشاق
گیا آخر کو جب وہ سال گذر
حج کے ایام پھر قریب ہوے
آئے بارہ مدینہ کے اعراب

قرۃ العین خاص اسمعیل
ذاتِ مطلق کے نورِ مطلق تھے
وہیں منصب پیمبری کا ملا
ہوئی حاصل وہیں معارجِ قرب
وہیں اسلام لائے اہلِ نیاز
وہیں ہر دم تھا مومنوں کو خطر
غیرتِ حق نے کی مدد فی الفور
ہوئی حاضر مدینہ کے بھی عرب
چھوڑا باطل کو حق پسند ہوے
لایا ایمان ہر ایک بے شش و پنج
نعمتِ دین کا ذائقہ پایا
گھر میں داخل ہوے وہ مردانہ
زادِ رہ نقدِ دیں سے کر دیا ساتھ
گیارھواں سال تھا نبوت کا
نورِ ایماں کو لیکے سینہ میں
شرف اندوز ہو کے جاتا تھا
اپنے گھر والوں کو سناتے تھے
لوگ نادیدہ ہوگئے مشتاق
ہوے ایامِ انتظار بسر
سب کے دیدار پھر نصیب ہوے
سات غیر اور پانچ وہ اصحاب

سال ماضی مین آئے تھے جو یہان
یہ بھی ایمان سے بہرہ مند ہوے
کہ کسی شخص کو بلطف فور
علم قرآن کی بھی کرے تعلیم
کیا ابن عمیر کو ہمراہ
کیا مصعب نے امر دین جاری
دیے سکھلے اسلام کے جو فروع و اصول
پس بتائید حضرت قادر
یہ بھی ہر اک نے بار بار کیا
جان و دل سے ہین ہم سب آپکے ساتھ
گر چڑھائی کرینگے وان کافر
جان و مال آپ پر کرینگے نثار
آپ نے اذن عام فرمایا
یان سے ہجرت سوے مدینہ کرین
سب بتدریج ہو گئے راہی
نہ پسند آیا یون چلے جانا
آپنے زیب تن کیے ہتھیار
سوے کفار پھر کیا یہ خطاب
جوش مردی اگر کسی مین ہو
کرے عورت کو اپنی بے شوہر
ایسی تھی دلخراش یہ تقریر

قبلہ دین پہ لائے تھے ایمان
دولت دین سے مستمند ہوے
بھیجدین گر ہمارے ساتھ حضور
دعوت دین کرے بحکم علیم
نام تھا انکا مصعب ذیجاہ
اور مدینہ مین رہے وہ انصاری
کیا اکثر نے دین حق کو قبول
ستر انصار پھر ہوے حاضر
عہد و پیمان استوار کیا
آزما لیجیے ہماری بات
ہم لڑائی مین بھی نہین قاصر
ہین وہ دشمن اگر تو ہم انصار
لطف و شفقت کو کام فرمایا
بد نکوکارون سے بدی کرین
نہوئی دشمنونکو آگاہی
کہ نہین ہے یہ کام مردانہ
کیا تلوار کو گلے کا ہار
پوجنے والے ہو تم بتونکے خراب
روک لے مجھکو جسکے جی مین ہو
اور اطفال کو بغیر پدر
کام کرتی تھی دلمین مثل تیر

یہ جو سات آدمی مدینہ سے آئے
کی ہر اک نے حضور سے بیعت
وہ سکھائین طریقہ اسلام
خوش ہوے سنکے یہ جناب رسول
پھر سے اہل مدینہ بادل شاد
ہوگئے جاری دین کے احکام
جب نبوت کا تیرھوان آیا سال
داعی حق نے دینکی دعوت کی
گر مدینہ مین لائیے تشریف
وان نہین دشمنونکا خوف و خطر
جان و دل سے کرینگے ہم نصرت
جبکہ انصار نے دم بیعت
کہ صحابی مرے یہان نہ رہین
سنکے اصحاب نے یہ جان پائی
لیکہ فاروق رض نے جو کی ہجرت
ہوا جوش شجاعت و حرکت
جیسے جاتا ہو کوئی بہر مصاف
عزم اپنا نہین چھپاتا ہون
لیکہ اسکا ہے خیال ضرور
وہ کرے آکے سامنا میرا
سننے والونکو غیرت آتی تھی

پئے ایمان تو مرید آئے
اور یون عرض کی [illegible] رخصت
جاری ہر جا ہون دین کے احکام
عرض نے پایا اوج عز قبول
لائے مصعب کو ساتھ حسب مراد
ہوا شائع طریقہ اسلام
تھا ترقی پہ دین کا اقبال
لائے اسلام سب نے بیعت کی
ہوگی لیکن حضور کو تکلیف
ہونگے ہم ہر طرح سے سینہ سپر
ہونگے ہرگز نہ قاصر الخدمت
کیا یہ عہد اور ہوے رخصت
رات دن ظلم کافران سہکر
شر کفار سے امان پائی
رگ فاروقیت نے کی حرکت
کر کے صرف دلیری و ہمت
کیا کعبہ کا پہلے آکے طواف
ہین عمر ہون یہانسے جاتا
جسکو یہ دونون باتین ہون منظور
نہین آسان مقابلہ میرا
جان ہیبت سے نکلی جاتی تھی

پر تجاہل مین سنکے ٹالدیا
کون فاروقؓ کا مقابل تھا
عزم رفتن کیا دلیرانہ
ایک صدیقؓ دوسرے حیدرؓ
رنج تھا انسے کافرونکو کمال
پس انھین بھی یہ بات تھی منظور
جب رسول خدا سے ذکر آیا
تم ہو قابل مری رفاقت کے
سنی تقریر جب یہ حضرت کی
تھا یہی عین مدعا اُسکا
بارے آئی وہ ساعتِ مسعود
یعنی کفار مکہ کو تھا عناد
مشورت کے لیے ہوے یکجا
مشورت تھی ہر اک کو یہ منظور
شمع دین کو بجھایئے کیونکر
غایتِ مشورت تھی بس یہ بات
ہوگیا اُس گروہ مین داخل
نہ کیا مشورت کا دفتر باز
مجکو معلوم ہے وہ سب احوال
نہین احمدؐ سے مجکو کچھ سرکار
سنکے یہ خوش ہوے وہ سب کمبخت

سنکے سب انسنی مین ڈالدیا
شیر کے آگے کون بزدل تھا
گئے سوے مدینہ مردانہ
رہے حاضر حضور پیغمبرؐ
تھا انھین سے زیادہ سبکو ملال
کہین ہوجاؤن کافرونسے دوچار
آپنے لطف سے یہ فرمایا
تم سزاوار ہو معیت کے
اور بشارت ملی رفاقت کی
دور رہنا پسند اُسے کب تھا
پھر ہجرت ہوئی تھی موعود
تھی شب و روز فکر تازہ فساد
دار ندوہ مقام شورا تھا
فکر اس کام مین تھی انکو ضرور
قبلۂ دین کو ڈھایئے کیونکر
تھے اسی فکر مین وہ سب بد ذات
اہل شورا مین ہوگیا شامل
تا نہ افشا کسی پہ ہووے راز
میرے آنیکا کچھ کرو نہ خیال
ساکن نجد ہون مین تجربکار
اُسکے آنیکو سمجھے بازی بخت

خوب سمجھے سو عمرؓ نہ بڑھے
جب ذرا بھی کوئی خبر نہوا
الغرض سب چلے گئے اصحاب
چونکہ صدیقؓ تھے رفیق خاص
انسے ہر بات مین انکی تھی
کیا سامان سفر کا سب طیار
کیون بعجلت مصر ہو ہجرت پہ
حکم کا انتظار ہے مجکو
خوش ہوا وہ رفیقِ خاص الخاص
تھی حضوری بجان و دل منظور
پیشتر ہو گئے وہ سب اسباب
اکدن وہ گروہِ ناہنجار
خاص تھا بہر مشورہ وہ مقام
حق پرستی ہو یکقلم مسدود
ذات احمدؐ سے ہے یہ سارا فساد
آگیا ابلیس مورد لعنت
یون جو ابلیس کا گذار ہوا
تب یہ ابلیس نے کیا اظہار
رائے مین تم سبھون کی سنلونگا
تجربہ ہے بہ پر مرا سینہ
حال شوری کا کردیا اظہار

خیر سمجھی کہ اسمین شر نہ بڑھے
متوجہ سوے عمرؓ نہوا
صرف مکہ مین دو رہے اصحاب
جان نثار و معین بصد اخلاص
سب کی آنکھون مین یہ کھٹکتے تھے
تھا جو کچھ زاد و راحلہ درکار
کہا عجب ہے مری معیت ہو
رہنا یان ناگوار ہے مجکو
یارِ غار رسول با اخلاص
پس توقف کیا بحکم حضور
ہوا ہجرت کا قصد جسسے شتاب
کافران قریش کے سردار
دار ندوہ اسی سبب سے تھا نام
دین اسلام کا رہے نہ وجود
منہدم کس طرح ہو یہ بنیاد
بنکے اک پیر مرد کی صورت
اہل شورا کو ناگوار ہوا
جن خیالون مین تم ہو مشورہ کار
بعد ازان نیک مشورہ دونگا
ہون مین کار آزمای دیرینہ
اپنے دلکے نکالے سارے بخار

عالم برزخ مین واویلا

(بقیہ)

یہ وہ زمانہ ہی کہ چرندو پرند - شجر و حجر - زہرہ و مشتری - شمس و قمر - اور کچھ انھین پر موقوف و منحصر نہین ہی کل مخلوق ارضی و سماوی اعتراف نبوت و رسالت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کلمۂ شہادت ادا کر رہی ہی - خلقت انسانی کے وہ فائز المرام افراد جن کی نسبت اُس معبود حقیقی نے جس کے فہم و ادراک سے عقول انسانی و ملکوتی عاجز و درماندہ ہین †ہدی للمتقین الذین یومنون بالغیب، فرمایا ہی - ہر وقت و ہر حالت مین اس بات کے منتظر رہتے ہین کہ جہان ہمارے پیارے نبی ختم رسل صلی اللہ علیہ وسلم کے پسینہ کا قطرہ ٹپکے وہان اپنا خون گرادین -

اخلاق محمدی نے ہر ایک قلب کو مسخر کر لیا ہی - سوائے منافقین کے جسکو دیکھو مدینہ سے مکہ تک اسلام کا سچا مطیع و منقاد ہی - تابعداری اور فرمانبرداری کا جو حق ہی اُسکو مطیع الامرون نے پورے طور سے ادا کر کے بتا دیا ہی کہ ہم سچے جان نثار ہین - دریا مین ڈھکیل دو تو انکار نہین ہے آگ مین پھاندنے کا حکم دو تو عذر و تامل نہین - علاوہ ازین جان فروشی کے اس قسم کے دعوے محض قولی حد تک محدود نہ سمجھنا چاہیے - بلکہ میدان عمل مین بارہا امتحان دیے ہین - اُنکو حب اسلامی نے اتفاق و اتحاد مین باوجود کثرت قالب یکجان بنا دیا ہی - ہر شخص کی ایک ہی غرض ہی اور بس -

اگرچہ معاندین و مخالفین نے جن کے ظاہری و باطنی حواس بفحوای ※ختم اللہ علی قلوبھم وعلی سمعھم وعلی ابصارھم غشاوہ، بیکار و معطل ہو چکے ہین - زور و قوت کے ہر ایک پہلو سے سعی و کوشش کر کے چاہا کہ اخلاق محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے معجز نما اثر کو نقصان پہونچا کے ترقیِ اسلام کا سدباب کر دین

† راہ بتاتی ہے ڈر والون کو جو یقین کرتے ہین بن دیکھے -

※ اللہ نے (منکرون کے) دلون پر اور کانون پر مُہر کر دی ہی اور اُن کی آنکھون پر پردہ (ڈالدیا) ہے -

مگر تائید غیبی کے مقابلہ مین کوئی تدبیر کارگر نہین ہوتی *اور ایت الناس یدخلون فی دین اللہ افواجا
وعدہ خداوندی بغیر پورا ہوے نہ رہا -

یہ انسان ضعیف البنیان کی خام خیالی ہے کہ خلاف قضا وقدر اپنی تدبیرون کی دُھن مین گردان
ہے - اسوقت مسلمانون کی جماعت کا نہم بنیان مرصوص کی مصداق ہے - کوئی قوت اس جماعت کو
تتر بتر نہین کرسکتی - جس مرسل صادق نے اپنی زبان مبارک سے کل مومن اخوۃ کا افسون پھونک
کر اس جماعت کی شیرازہ بندی کردی ہے وہ ان مین موجود ہے - اُسکے اثر حقہ کو کوئی بشری طاقت مٹا
نہین سکتی - اُسکے دربار نصفت شعار مین اعلی - ادنی - غریب - امیر - شاہ وفقیر کا ایک درجہ ومرتبہ ہے
کوئی فرق وامتیاز نہین ہے - جسکو دیکھو ایک ہی رنگ مین رنگا ہوا ہے -

جو شقی ازلی تھے یا جن کے دلون کو بغض وحسد کی آگ نے جلا کر خاک کردیا تھا وہ اپنی عداوتون
مخالفتون کا قریب قریب کمال ذلت وخواری اور بے انتہا نقصانون کے ساتھ اکثر نتیجہ بھگت چکے
ہین - اور جو کچھ باقی ہین اُنکو یقین ہی نہین بلکہ حق الیقین کا مرتبہ حاصل ہوچکا ہے - کہ ہمارے ہی ظاہری
تعصب اور کھلی ہوئی عداوت نے مسلمانون کے غیظ وغضب کو جوش دلا کر انتقام پر آمادہ کردیا ہے
اور ہماری بیجا مخالفت اُنکے زور وقوت کو ترقی دلا رہی ہے -

حالت منافقین

سال نہم ہجری فتح مکہ کے بعد کفار مکہ کی طاقت کا چراغ گل ہوگیا - گروہ مخالفین ومعاندین
جس نے بصدق دل اسلام قبول کرلیا بچگیا - ورنہ سب تلوار کے گھاٹ اُتار دیے گئے - مکہ وحوالی
مکہ مین کوئی کافر ومشرک باقی نہین رہا - بہت سے منافقین بھی فی النار والسقر ہوچکے ہین - مگر
رئیس المنافقین **عبداللہ بن ابی بن سلول** مع اپنے چند خاص رفقا کے ہنوز زندہ ہے - اور
جو لوگ چاشنی اسلام سے ناواقف ہین ان نمبر یافتہ منافقین نے اُنکو ڈھلمل یقین بنا رکھا ہے - عبداللہ

*اور تونے دیکھا اللہ کے دین (اسلام) مین لوگ فوج فوج داخل ہورہے ہین -

ابن ابی مدام رشک وحسد کی نگاہ سے ترقی اسلام کو دیکھ کے سینہ کباب رہتا ہی - جب کسی موقع پر مسلمانون کو اتفاقیہ کوئی نقصان پہونچ جاتا ہی اُسوقت اُسکی مسرتون کا کوئی اندازہ نہین کر سکتا - باوجودیکہ اس شقی ازلی نے بیشمار ایسے واقعات معائنہ کیے ہین جو صداقت نبوت اور حقانیت اسلام پر آفتاب سے زیادہ روشنی ڈالنے والے ہین - مگر اس شقاوت شعار کے تاریک قلب پر کچھ بھی اثر نہ ہوا - البتہ آتش رشک وحسد کو ضرور اشتعال ہوتا رہا - اور وجہ اسکی وہ ہی ہی یعنی دنیاوی رفعت ومنزلت کے چھن جانے سے ہمیشہ نعل در آتش رہتا تھا - اگر اسکی تدبیر سے مسلمانونکو احیاناً کوئی نقصان پہونچتا ہی تو بدنصیب اپنے دلی صدمات کا انتقام تصور کرتا ہی - مگر فی زمانہ دلی حزن والم تپ دق سے مبدل ہو گیا ہی - یہی وجہ ہی کہ کمبخت اب قید مکان سے بہت کم باہر آتا ہی -

شروع شوال سنہ ۹ھ ہی - رئیس المنافقین عبداللہ بن اُبی بستر بیماری پر پڑا ہوا ہی - اور اب اُسکو یقین ہوتا جاتا ہی کہ موت کے چنگل سے نجات پانے کی کوئی صورت نہین ہی - اسی باعث جو رفیق تیمارداری کو آتے ہین اُن سے عبداللہ بن ابی کے طرز تکلم کا جس قدر بھی حصہ ہوتا ہی وہ مایوسانہ انداز لیے ہوتا ہی -

عبداللہ بن ابی کی عیادت اور باہمی مکالمہ

آج ۲۵ ماہ شوال سنہ ۹ ہجری ہی - ثعلبہ بن حاطب - وجاریہ بن عامر وجذام بن خالد وعباد بن حنیف وسجاد بن عثمان - گروہ منافقین کے ارکان اعلی سے پانچ افراد ابن ابی کی تیمارداری کو موجود ہین - ہر شخص کی زبان پر یہی کلمہ ہی "کہو دوست کیا حال ہی"

ابن ابی - کچھ نہ پوچھو - مرتا ہون -

جذام - نہین جی - تم بھی کیا بُرا کلمہ منہ سے نکالتے ہو - بخار ہی جاتا رہیگا -

ابن ابی - آہ بخار نہین پیام اجل ہی جو جان لیکے ٹلیگا -

جذام - سب وہم ہے -

ابن ابی - کیا تمکو شک ہی- سچ جانو میرے دل وجگر کو صدمات نے اس قابل ہی نہین چھوڑا کہ زندہ رہنے کی توقع کرسکون -

بجاد - یارا سوقت تو تم بہت ہیٹے پن کی گفتگو کرتے ہو کیا آج رات کو کوئی خواب دیکھا ہی -

ابن ابی - مین سچ کہتا ہون - ہیٹے پن کی گفتگو نہین کرتا - آہ تم خود دیکھ رہے ہو کہ محمد (صلی اللہ علیہ) اور اُن کے اصحاب دن دونی رات چوگنی ترقی کر رہے ہین - تم بجاے خود جو جی مین آئے سمجھو اور کہو - مگر مجھسے تو ہرگز نہین دیکھا جاتا -

ثعلبہ و ابن عامر- ہونھہ - اس سے کیا ہوتا ہی- ہم بھی اپنی تدبیرون اور فکرون سے خالی نہین ہین

ابن ابی - یہی تو صریح غلطی ہی- کہ ہمکو اپنی تدبیرون اور فکرون پر باوجودیکہ اسوقت تک کوئی ایسی کارگر نہین ہوئی - تعلی و ناز بیجا ہی -

ثعلبہ - یہی خیالات تو ہمت کو مٹانے اور حوصلہ مندی کا خون کرنیوالے ہین - اپنا تو یہ قول ہی کہ ہمت نہ ہارنا چاہیے - اگرچہ کامیابی نہ ہو اور ہر ایک تدبیر اُلٹی پڑے - مگر جب ہم ایک کام کی پیچھے لگے رہین گے - ممکن نہین کہ حسب مراد کار بر آری نہ ہو -

ابن ابی - میرا یہ منشا نہین ہی کہ حوصلہ مندی وجرأت کو خیرباد سنا دیا جائے - اور بالکل سکوت اختیار کرکے مسلمانون کی طرف سے غافل ہوجائین - نہین - بلکہ مین نے اپنی مجبوری کا اظہار کیا ہی میرے دل وجگر مین ناسور پڑ گئے ہین - میرا کام تمام ہوچکا ہی - اور اسکو مبالغہ پر محمول نکیا جائے - واقعی امر یہی ہی جیسا مین نے عرض کیا - مجھکو زیادہ صدمہ یہی ہی کہ جس قدر تدبیرین ہم لوگ کرتے ہین سود مند ہونا تو درکنار سخت تر مضر پڑتی ہین -

ابن عامر - یہ ارشاد آپ کا بالکل صحیح ہی- مگر فی الحال ابو عامر کی تحریرون سے معلوم ہوتا ہی کہ عنقریب مسلمانون کی قوت وجمعیت کا قلع قمع ہوا چاہتا ہی- کیونکہ جو معاملہ تبوک پر پیش آیا ہی اُسنے رومیونکو چوکنا کردیا ہی- اُنکے جوش انتقام کی کوئی انتہا ہی نہین - اُنھون نے عہد کرلیا ہی کہ جب تک مسلمانون کا استیصال نہ کرلین اُسوقت تک بفیکری کے ساتھ خورونوش اور راحت وآرام حرام

ابن ابی - اول تو سب غلط - اور اگر کچھ اصلیت تسلیم ہی کر لیجائے تو ان خبرون کو طفل تسلی سے زیادہ اہمیت نہین دیجا سکتی -

جذام - میرے پیارے دوست! کیا تم نے شام کے نصاریٰ کی حالت کو عرب کے یہود و نصاریٰ پر قیاس کر لیا ہی - قسم ہی خدا کی وہ اپنی دھن کے پکے ہین - اُنکے پاس بیشمار دولت ہی - اُن کی جنگی فوجون کا شمار نہین ہی - اُنکے بہادر اور سر فروش سولے مارنے اور مر جانے کے اور کچھ سیکھے ہی نہین - اُنکی جنگی نقل و حرکت باقاعدہ ہی - وہ میدان رزم کے طریقون سے پورے طور پر واقف و ماہر ہین - عرب کے خانہ جنگیون سے اُنکو کوئی مناسبت نہین ہی - اُنکے آلات حرب جن کو فتح کی کنجیان کہنا چاہیے، پٹے پڑے ہین - ہر ایک جنگجو لوہے کی مجسم تصویر ہی -

ابن ابی - یہ سب خواب و خیال کی باتین ہین - میرے جراحت قلب کے اندمال کو ہرگز کافی نہین ہو سکتین - آپ لوگ میرے اس قول کو لکھ رکھین - جب تک ابن عبد المطلب (صلے اللہ علیہ وسلم) کے ہاتھون مین اسلام کی باگ ہی مسلمانون کو دنیا کی کوئی طاقت مغلوب نہین کر سکتی اور نہ بزور آزمائی کر کے اُنکو کسی قسم کا نقصان پہونچا سکتی ہی - یہ میرا خیال اور دعوے کمال تجربہ کی بنا پر ہی -

ثعلبہ - گو مین آپکے قول و خیال کی تردید نہین کر سکتا - مگر ابو عامر نے مجھکو یہی لکھا ہی کہ تم لوگون کو اپنے معاہدہ پر قائم رہنا بہت ضروری ہی - چند ہزار مسلمان لاکھون اور کروڑون مخالفون کا مقابلہ نہین کر سکتے - اگرچہ روم و شام کے نصاریٰ کو عرب کے باشندون سے کوئی تعرض نہ تھا مگر مسلمانون نے خود پیش قدمی کر کے اُنکو جوش دلایا ہی - اسکے سوا ابو عامر نے یہ بھی لکھا ہی کہ ارض فلسطین کے نصاریٰ نے اپنے وفد بمقابلۂ اسلام متفقہ کوشش کرنے کی نیت سے سلطنت ایران مین بھی روانہ کیے ہین - اور اُنکو بھی اسلامی خطرہ کی اہمیت کا یقین دلایا ہی -

ابن ابی - افسوس تم نے سب کچھ اپنی آنکھون سے دیکھ لیا ہی - اور دیکھ رہے ہو - اور پھر بھی بچون کی سی باتین کرتے ہو - سنو - اسلام نے جو اخوۃ قائم کی ہی - اسکے لیے نہ آلات حرب کار آمد ہین اور نہ دنیا بھر کی دولت سے کام نکل سکتا ہی - ایران و طہران کے مجوسیون روم و شام کے نصاریٰ

سے اگر اتفاق ہی کرایا تو کیا - واللہ سب بیکار - اس لیے کہ جو قومی عصبیت آج اس جماعت کو میسر ہے وہ دنیا کی کسی قوم کو نصیب نہین ہو سکتی - کیا تم لوگون نے کسی تدبیر کو اٹھا رکھا ؟ بولو - انصاف سے جواب دو - ابتدا ہی پر نظر ڈالو - کیا اس قلیل جماعت کے نیست و نابود کردینے کیلیے تمام عرب کے بہادر و سُورما کم تھے - بتاؤ - اُنھون نے مخالفت کرکے کیا خمیازہ بھگتا -

عباد - یہ ارشاد آپ کا بہت درست اور بجا ہے - اسکی بابت ہم سب بالاتفاق کہہ سکتے ہین کہ جو قومی عصبیت مسلمانون نے اسوقت حاصل کی ہے اسکی نظیر کمیاب نہین بلکہ فی زمانہ نایاب ہے -

ابن اُبی - اسی لیے مین نے یقین کرلیا ہے کہ اگر تمام دنیا کے جنگجو متفق ہوجائین تو مسلمانونکا کچھ نہین بگاڑ سکتے - ہان چند تدبیرین ایسی ہین کہ جنکو مین نے شب و روز کی فکرون مین مبتلا رہ کر اپنے ذہن مین قائم کرلیا ہے - وہ کسی طرح پٹ نہین پڑ سکتین - اگرچہ یہ بھی مین نے خوب اچھی طرح سے سمجھ لیا ہے کہ مین اپنی زندگی مین مسلمانونکو ذلیل و خوار نہین دیکھ سکتا - میرا پیمانہ عمر لبریز ہو چکا - میری زندگی کے دن بہت کم باقی ہین - اب مین زندہ نہین رہ سکتا - البتہ اگر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی وفات تک زندہ رہجاتا تو آپ لوگ ملاحظہ فرماتے کہ مین کیسا کار نمایان کرتا لیکن سوا‌ئے حسرت و افسوس کے اور کچھ چارۂ کار نہین ہے - صبح شام کا مہمان ہون -

ثعلبہ (قطع کلام کرکے) مزن فال بد کہ آورد حال بد - ان واہیات خیالات سے تکو اپنا دماغ پاک و صاف کرکے اپنے احباب مثل - بجزج - زید - ثعلبہ - معتب - ابوجبیبہ - ودیعہ - ابن عامر کے دونون بیٹون کی محنتون اور کوششون پر اظہار مسرت کرنا چاہیے -

ابن اُبی - بڑے افسوس کا مقام ہے - جس حالت مین تمکو یہ عقدہ حل ہو چکا کہ مخالف کی ظاہری مخالفت مسلمانون کے نقصان کا باعث نہین ہو سکتی - پھر بھی اُنھین بے سود کوششون مین تضیع اوقات کرنا حماقت نہین تو کیا ہے - اب تو ہمکو صبر کرکے وہ طریقہ اختیار کرنا چاہیے جس سے مسلمانون کی آیندہ نسلون مین نفاق و شقاق کی بنیاد قائم ہوکے اتفاق و اتحاد کو ملیامیٹ کردے - اور جو قومی عصبیت آج نظر آرہی ہے اُسکا انحصار صرف قصہ کہانیون تک محدود ہوجائے

میرے دوستو! تم غور کرکے دیکھو۔ اگر ہمنے دوادوش کرکے جدال و قتال کے اسباب بہم پہونچائے بھی تو اسکا کوئی مفید نتیجہ نہیں ہی۔ کیونکہ یہ یقینی امر ہی کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی حیات میں بساط معرکہ قائم کرکے کوئی جنگجو قوم مسلمانوں سے عہدہ برآ نہیں ہوسکتی ہی۔ اور میرا یہ خیال ہی کہ اگر اخوۃ اسلامی یونہیں موجود رہی جیسی کہ قائم کی گئی ہی تو ایک روز وہ بھی آنیوالا ہی کہ مشرق سے مغرب اور جنوب سے شمال تک مسلمانوں کی حکومت کا سکہ بیٹھ جاویگا۔ ہان اگر اخوۃ اسلامی اور عصبیت قومی کی چولین ڈھیلی پڑگئین تو پھر کوئی خطرہ باقی نہ رہیگا۔ اب مین جن تفکرات مین پڑا ہون اور جن امور کا انصرام اپنے مرنے سے پہلے چاہتا ہون وہ بھی ملاحظہ ہون۔

جاریہ بن عامر۔ آپ ارشاد فرمائین۔ ہم بہت غور کے ساتھ سنینگے۔ بلکہ آپکی مجوزہ تدبیر و تدبیر پر عمل بھی کرین گے۔

ابن اُبی۔ میری رائے ہی کہ روش سابقہ کو جھک کے سلام کرلینا چاہیے۔ اور آئندہ بھولے سے بھی اُن تدبیرون کو کام مین نہ لانا چاہیے جنکا بارہا تجربہ سے بے سود و غیر مفید ہونا ثابت ہوچکا ہی۔ فی الحال ضرورت اس امر کی ہی کہ ہمکو ایک انجمن قائم کرنا چاہیے جسکی تمام کارروائیان مخفی ہون اور چند اصول انجمن کے لیے ایسے ایجاد کیے جائین کہ حسب موقع و محل بتدریج جسکے اجرا ہونے سے مسلمانون مین تفریق کی بنیاد قائم ہوجائے۔ اگر حزم و احتیاط کیساتھ ہمارے مجوزہ اصولون پر عمل کرنیوالے میسر آجائینگے تو ایک دن مسلمان اپنی آنکھون سے دیکھ لین گے کہ وہ خود اپنے ہاتھون سے اپنے پاؤن مین کلھاڑی مار کر گرفتار ہوے ہین آپ کو معلوم ہی کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) قومی عصبیت اور حب اسلامی قائم رکھنے کی غرض سے مدام اپنے اصحاب کو یہ وعید سناتا رہتا ہی۔* اطیعوا اللہ و رسولہ ولا تنازعوا فتفشلوا وتذہب ریحکم۔ بس کارکنان انجمن کا یہ فرض ہوگا کہ جہان تک ممکن ہو۔ مسلمانون مین تنازع اور جھگڑے پیدا کرکے اتحاد کو مٹائے تاکہ وتذہب ریحکم کی وعید پوری ہوجائے۔ [illegible]

* حکم مانو اللہ کا اور اُسکے رسول کا اور آپس مین نہ جھگڑو پھر بزدل ہوجاؤگے اور جاتی رہیگی ہوا تمھاری۔

ہر طرح سے جانچ کرلی ہی۔ ظاہری مخالفت اور تعصب اسلام کی ترقی کا اصلی راز ہے کیونکہ اس سے مسلمانون مین جوش اور اشتعال پیدا ہوتا ہی۔ اور سب ایکدل ہوکے مقابلہ کے لیے طیار ہوجاتے ہین۔ ہان غافل بناکے اور دوست بنکے جو کچھ بھی مسلمانون کو نقصان وضرر پہونچایا جائیگا اُس مین ہرگز ناکامی نہوگی۔ اس لیے مین نے مدتون اس بات پر غور کرکے یہ فیصلہ کیا ہی کہ جس قدر کوشش کیجائے وہ دو باتون کے متعلق ہو۔ **اول** اسلامی اتحاد مین اس درجہ فتور ڈالا جائے کہ پھر کسی تدبیر سے باہمی صفائی و مصالحت نہ ہوسکے **دوم** جس طریق اور ترکیب سے ممکن ہو مسلمانون کو اسلامی اصول سے غفلت بے رغبتی اختیار کرانے مین انتہا سے زائد سعی کی جائے۔ اس صورت مین یہ پیشین گوئی بالکل مناسب حال مسلمانون کے ہوگی÷ ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم آیندہ جو تجویز آپ صاحبان کے ذہن مین آئی ہو اسکو بھی اسوقت ظاہر کردینا مناسب ہی۔

چونکہ عبداللہ بن اُبی نے جو تدبیر سوچی ہی حصول مقصد کے بابت اسکے تیر بہدف ہونے مین کوئی شک ہی نہ تھا۔ اس لیے بالاتفاق جملہ سامعین کی زبان سے بیساختہ یہ کلمہ نکلا۔ "صدقت یا ابا حباب۔ اے حباب کے باپ تو سچ کہتا ہی"

ثعلبہ۔ بس اب زیادہ تاب انتظار نہین ہی۔ جس حالت مین آپ نے یہ تجویز ٹھہرائی ہی کہ ایک انجمن قائم کی جائے تو اُسکے واسطے جن اصول کی ضرورت ہوگی یقین ہی وہ بھی آپ نے تجویز کرلیے ہونگے۔ لہذا اُنکو بھی بعجلت بیان فرمائیے۔

ابن اُبی (داڑھی پر ہاتھ پھیر کے) ہان۔ مین نے تفرقہ اندازی کے اصول قائم کرنے مین اپنی جانب سے کوئی کمی اُٹھا نہین رکھی۔ مگر قبل اس سے کہ وہ مسالا پیش خدمت احباب کیا جائے۔ اوّل ایک مختصر تمہید ملاحظہ ہوجائے۔

"اسکا علم تو جملہ احباب کو ہی کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا قول ہی کہ انک میت وانہم میتون

÷ اللہ اپنی مہربانی اور نگہبانی سے کسی قوم کو محروم نہین کرتا جو ہمیشہ اسکی طرف سے رہی ہی جب تک وہ اپنی چال اسکے ساتھ نہ بدلین

یہ خطاب خداوندی خاص میری نسبت ہی - پس جس سال کے ماہ مین اور ماہ کے (نا) مبارک
دن مین یہ واقعہ پیش آئے - اُسکا علم نہ مجھکو ہی اور نہ آپ کو - چونکہ یہ ایک امر شدنی ہی - اسلیے
اوس نادر موقع کے لیے ہم کو پہلے سے طیاری کر لینا مناسب ہی - اب اگر یہ سوال کرو کہ وہ طیاری
کس قسم کی ہی ؟ اُسکو مین اُس دستور العمل مین بتاؤنگا جو اُس خفیہ انجمن کے واسطے تجویز
کیا ہی - فی الحال سب امور سے اول یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہی کہ جسوقت واقعہ وفات
پیش آئیگا - ضرور کوئی جانشین اور خلیفہ رسول مقرر کیا جائیگا - ہوشیاری اور چالاکی اسکا
نام ہی کہ اُس کارآمد اور زریں موقع کو ہاتھ سے نہ دیا جائے (ٹھنڈی سانس بھر کے) افسوس
مین زندہ نہ ہونگا -

بجادو ثعلبہ - ہونہہ - پھر وہی بد فالی کا کلمہ مُنہ سے نکالتے ہو -

ابن اُبی - آہ - مین سچ کہتا ہون - میرا کام تمام ہو چکا ہی - زمانہ مفارقت دائمی بالکل قریب
آگیا ہی - مگر ہرچہ بادا باد - وہ کام کر کے جاؤنگا جسکا دفعیہ مسلمانون سے قیامت تک نہ ہو سکے گا -

جاریہ - اگر حسب خواہش آپ کے کار برآری ہوئی تو میرے دوست ایسا مرنا ہرگز قابل تاسف
نہین بلکہ ہزار زندگی سے بہتر ہی -

ابن ابی - یہ سچ ہی - مگر اُسوقت کہ مجھکو میری مرضی کی مطابق کام کرنیوالا بھی میسر ہو جائے -

جذام - آپ ارشاد تو فرمائین - کام کا آدمی بھی تلاش کر لیا جائیگا - من جد وجد

ابن اُبی - اچھا ملاحظہ ہو - کارکنان انجمن کے لیے اصول ذیل کا پابند ہونا ضروری ہی -

اول - بوقت تقرری جانشین پیغمبر ہمارا یا ہمارے کارکن کا یہ فرض ہی کہ بمقابلہ جانشین
کوئی زید و بکر دعویدار خلافت پیدا کیا جائے - اور یہ کام اس خوبی سے انجام دیا جائے کہ کارکنان
انجمن کی ادنی ادنی کارروائی کی نسبت بھی کسیکو بدگمانی کا موقع نہ ملے

دویم - چونکہ ہم بارہ رفیق ہین اور گو ذریات ہماری بہت ہی مگر بدنامی کا ٹیکہ ہمین بارہ
آدمیون کے ماتھون پر لگایا گیا ہی - اس لیے جو لوگ ہماری انجمن مین داخل ہو کے ہمارے دستور

کی اشاعت کا پختہ وعدہ کرین اُنکا نشان شناخت تم اثنا عشر مقرر کیا جائے۔ جب تک مسلمان
ہین اُنھین کے پہلو بہ پہلو ہمارا اشتہار بھی اپنی تیزی رفتار دکھاتا رہے۔ باقی شایع کنندگان اصول
کی لیاقت قابل تحسین و مدح آسودہ سمجھی جائیگی کہ مابہ الامتیاز شعار کو آیندہ نسلین خوشی کے
ساتھ قبول کرکے اختیار کرین۔

سوم جہان تک ممکن ہو کذب و دروغ کا مرتبہ صدق و راستی سے بالاتر ثابت کرکے
شائع کیا جائے۔ بلکہ اسکو مذاہب مناسب سے اسلام کا ایک اہم مسئلہ قرار دیا جائے۔ تاکہ کار
کنان انجمن کو اپنے اقوال و افعال مین تبدل و تغیر کرنے کی گنجایش اور آسانی رہے۔ اور
مخالفین کو کسی وقت افراد انجمن خفیہ کو ملزم بنانے کا کوئی پہلو نہ مل سکے۔ اور جب کذب اور
دروغ شامل حسنات کردیا گیا تو اُسکا نام تقیہ رکھنا چاہیے۔ یہی حصار تقیہ مخالف کے طعن
و تشنیع سے بچانے کیلیے ازبس کار آمد ہوگا۔

چہارم۔ کارکنان انجمن کو پورے طور سے اُس فریق کی طرفداری کا فرضی ثبوت ہر
ایک فعل و حرکت سے دینا ہوگا جسکو مد مقابل جانشین بنایا جائے۔ مگر طرفداری اس طریقہ سے
کیجائے کہ مدعی مفروضہ کو مطلق علم نہ ہو۔ ورنہ موجب خرابی ہو۔ کیونکہ ہماری بیجا طرفداری کا راز
آشکارا ہوگیا تو سب بنا بنایا کام بگڑ جائیگا۔ وجہ یہ کہ اِسوقت اخوۃ اسلامی کی جڑین مضبوط و مستحکم
اسقدر ہوگئی ہین کہ اُنپر حملہ کرنے مین عجلت سے کام لیا گیا تو ہرگز کارپرداری نہوگی۔ یہ تصور نکرنا
کہ مسلمانون کی قومی عصبیت کا استیصال جلد ہو جائیگا۔ ہان اگر بسہولت اور کمال اخفا سے
کارروائی جاری رکھی گئی تو ضرور کارکنان انجمن کی کوشش بارآور ہوگی۔

پنجم۔ اوامر و نواہی کے متعلق اپنے اختیارات کو وسعت دیجائے۔ اس تدبیر کے اختیار
کرنے سے تفرقہ پردازی کی بنیاد قائم کرنے مین بہت بڑی امداد ملیگی۔ اسکے سوا رجوعات زیادہ

تو مدینہ منورہ مین منافقین کا بہت بڑا گروہ تھا مگر بارہ منافقون نے شدت نفاق سے ایسی شہرت حاصل کی تھی کہ جنابِ رسالتمآب
صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنکے حق مین ارشاد فرمایا۔ ان فی امتی اثنا عشر منافقا لایدخلون الجنۃ ولا یجدون ریحہا حتی یلج الجمل فی سم الخیاط (مشارق الانوار)

زیادہ اور بالخصوص کاہل و بیکار لوگون پر یہ افسون بجد مفید و موثر ہوگا - اور انکی کھپت سے ہماری جماعت کو خوب ترقی ہوگی - مگر اس اصول کی ذمہ داری وہی شخص کرسکیگا جو آٹھون گانٹھ کمیت ہوگا -

ششم - تفرقہ پردازی کی بنا قائم کرنے کی غرض سے جو مسئلہ زیر بحث لایا جائے اُسکی وہ شق جو اپنے مفید مطلب و مقصد ہو مرجح بنانے کے لیے موضوع حدیثین پیش کیجائین - اس غرض کے حاصل کرنے کے واسطے یہ ترکیب زیادہ کارآمد ہوگی کہ احادیث موضوعہ کا ذخیرہ پہلے سے تیار رکھا جائے - تاکہ ضرورت کے وقت دعوی فوراً مدلل ہوسکے

ہفتم - جس قدر اسلامی اصول و مسائل ہین اُن مین بھی پورے طور سے غور کرکے حتی الامکان تبدل و تغیر سے کام لیا جائے - مطلب یہ کہ آیات قرانی مین غلط تاویلین کرکے ہر ایک مسالہ کی صورت بگاڑدی جائے - اور جس حد تک اپنے مطالب و مقاصد کے اثبات مین الفاظ و معانی قرانی مین گنجائش تحریف کی مل سکے اُس سے فائدہ اُٹھانے مین ہرگز تامل نکیا جائے - کیونکہ اس قسم کی ترکیبون سے مسلمانون مین باہم خوب سر پھٹول ہوگی اور جدا جدا فرقہ بندیان ہوجائینگی - اور یہی ہمارا اصل مقصد ہے کہ تخریب اسلام کی صورتین پیدا ہون -

ہشتم - ہمارے راز اور بھید اس درجہ مخفی رکھے جائین کہ ہرگز کسی غیر شخص کو علم نہو یاد رکھو - ہان جسکی نسبت یقین کلی ہوجائے کہ خفیہ انجمن کے اغراض و مقاصد کے شیوع مین بعد تعلیم فرد اکمل بنجائے اُسکو ان اصول کے اجرا پر مامور کرنے کی خاطر منتخب کیا جائے - ہر کس و ناکس جسمین قابلیت رازداری کی نہو ان قواعد سے ہرگز واقف نکیا جائے - البتہ کمال ہوشیاری عامیون کے عقائد مین فتور پیدا کرنا ہر تدبیر ممکنہ سے کارکنان انجمن کا فرض منصبی ہے

نہم - چند واعظ اور سادہ ایسے طیار کیے جائین جنکے زہد و تقوی کا ڈنکا بجتا ہو اور ذریعہ سے اُنکا یہ کام ہوگا کہ ہنگام وفات محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) قبائل عرب کو ورغلا کر بعض ارکان اسلامی سے انکار کرادین تاکہ باہمی نزاع ہوکے خون خرابہ کی نوبت آجائے -

دہم - ایک زمانہ وہ بھی ہوگا کہ بعض نادان جوشیلی طبیعت والونکی حماقت سے ان رازہاے مخفیہ کا افشا ہوجائیگا - اور نوبت بحث و مباحثہ تک پہونچیگی - جب یہ نامسعود وقت آئے تو بحث مباحثہ سے ہمیشہ گریز کیجائے - کیونکہ اس سے ہمارے رازون کی بالکل پردہ دری ہوجائیگی اور اسرار مخفیہ پر بُرا اثر پڑے گا - اور جو لوگ ہمارے معتقد ہونگے ان مین بدظنی پھیل جائیگی - اور جو اغراض اُنسے وابستہ ہونگی اُنپر پانی پھر جائیگا - باقی خم ٹھونک کے مقابلہ پر آنے کے واسطے بہت تشدد کے ساتھ دعوی کیا جائے اور صورت بھی بنائی جائے - مگر موانع ایسے پیدا کیے جائین کہ مقابلہ کی نوبت ہی نہ آئے - لیکن اُس نامبارک وقت سے بچنے کے لیے ہمیشہ تہیہ و تاکید سختی کے ساتھ کرتے رہین - کیونکہ ہماری کارستانیون کی اصلی ترقی کا وہی ہوگا کہ جسمین ہمارے راز مخفی رہین گے -

یازدہم - شعبدہ بازی اور کہانت کا عوام کالانعام پر خوب ہوتا ہے - اس لیے جہانتک ممکن ہو ایسے کرتبون سے بھی اپنی ہوا باندھنے مین کام نکالا جائے - یہ تدبیر اعجازت کم کم مؤثر ہوگی - بلکہ ناواقف جاہل اعجاز و کرامت ہی تصور کرین گے

دوازدہم - مالی طاقت کو ہر حالت مین ترقی دیجائے - اس سے غریب لوگون کی جماعت قابو مین رہ سکتی ہے - اور تمام مشکلات سخت سے سخت اسکی بدولت دور ہوجاتی ہین - غرض روپیہ مشکل کشا ہے - اور ایسے اخراجات جو ضروری ہین - اگر پہلے سے روپیہ جمع رہیگا انمین بھی وقت پر کوئی دقت پیش نہ آئیگی - بلکہ یہ بہتر ہوگا ایک بیت المال قائم کرلیا جائے تاکہ ہنگام ضرورت بکشادہ دلی روپیہ صرف کیا جائے -

اگرچہ چند امور اور بھی میرے خیال مین ہین مگر اسقدر اہم نہین ہین کہ فی الحال اُن کو شامل اصول کرلیا جائے - البتہ جو شخص کارکن ہوگا اُسکے روبرو قابل تذکرہ ضرور ہین - اب آپ لوگ بھی بنظر غائر ملاحظہ فرمائین - اور جو امر لائق اصلاح ہو اُسکی اصلاح مین دریغ نکیا جائے اور کم و بیشی کا اختیار ہے - کیونکہ اب نہ وہ پہلا وقت ہے اور نہ مسلمان ایسے کمزور ہین - بلکہ تم

خود دیکھ رہے ہو کہ ہر بات مین ترقی ہو رہی ہے۔ اس لیے تدابیر سابقہ مسلمانون کو کچھ نقصان و مضرت نہین پہونچا سکتی ہین۔ اس لیے اُنکو خیرباد سنا دینا ہی مناسب ہے۔

ان اصولون کو سُن کے جملہ منافقین کے چہرے خوشی سے چمکنے لگے۔ جب تک عبداللہ ابن اُبی خاموش نہین ہوا سب اُسکے منہ کو حیرت سے تکتے رہے۔ اسکے خاموش ہوتے ہی دفعتہً نعرۂ خوشی بلند ہوا۔ پھر ثعلبہ بولا۔

ثعلبہ۔ میرے دوست۔ تمھاری رائے تمھارے اصول موتیون مین تولنے کے قابل ہین قسم ہے خدا کی انکے اجرا کے بعد اسلامی مَطلع بغیر مکدر ہوے نہ رہیگا۔

بجاد۔ خدا علیم ہے۔ تمھاری تجویز بالکل صحیح و درست ہے۔ اور یہ وہ اصول ہین جنکے اجراء اور عمل درآمد کے بعد ضرور اسلامی بنیاد کھوکھلی ہو جائیگی اور مسلمانون مین باہم اختلاف وافتراق پیدا ہو جانا امر یقینی ہے۔

جذام۔ واللہ۔ اسلامی ترقی کا سیلاب ایکدم رُک جائیگا۔ کیونکہ مسلمانون کو باہمی تنازعات ہی سے مہلت نہ ملیگی۔

عباد۔ برب کعبہ۔ گو ان اصولون کی اشاعت کے وقت ہم موجود نہون گے۔ مگر ہمارے منشاء دلی کے مطابق انکے اثر مترتب ہونے سے ہماری روحین قبرون مین مسرت اندوز ہونگی۔

جاریہ۔ حقیقت یہ ہے کہ جمعیت اسلامی کو تہ و بالا کر دینے کیلیے ان اصول سے بڑھکر اور کوئی تدبیر میسر نہین آسکتی۔ مگر ان اصولونکو عملی جامہ پہنانے کے واسطے ایک ایسا شخص تلاش کرکے بہم پہونچایا جائے۔ جسکی طباعی۔ ذہانت و فطانت کسی وقت اور کسی حالت مین مجبوری کو خیال مین نہ لائے۔ بلکہ اُسکی غیر معمولی ہوشیاری ان اصولون مین چارچاند لگا دے۔

ابن اُبی۔ بیشک۔ یہ ارشاد آپ کا بجا اور درست ہے۔ تاوقتیکہ کوئی انتہا کا چالاک و متفنی شخص مُیسر نہ آئیگا۔ ان اصول کی تکمیل غیر ممکن ہے۔ مگر یہ آپ کی سعی و کوشش پر منحصر ہے۔ خلاصہ یہ کہ ایک ایسا شخص بہم پہونچاؤ یا طیار کرو کہ جسکی مکاری اور شیطنت معلم الملکوت سے بڑھ چڑھکر ہو

اسکے سوا میرا خیال یہ بھی کہ اگر کسی چالاک یہودی کو جو اپنے مذہبی علوم مین بھی دست گاہ کامل رکھتا ہو منتخب کیا جائے۔ تو بہت مناسب ہوگا۔ کیونکہ وہ اپنے مسائل گڑھ گڑھ کے اسلامی عقائد مین ملاتا رہیگا۔ اور اس ترکیب سے بآسانی صورت اختلاف پیدا ہونے کی قوی امید ہی۔

ثعلبہ۔ واللہ۔ مجھے آپ کے خیال کی تائید مین ہرگز تامل نہین ہی۔ ضرور ایسا ہی ہونا چاہیے۔

جذام۔ اسکی انجام دہی مین اپنے ذمہ لیتا ہون۔

سجاد۔ اس ذمہ داری سے تو معلوم ہوتا ہی کہ سَو دو سَو برس تک زندہ رہنے کی کوئی دستاویز آپ کے ہاتھ آگئی ہی۔

جذام۔ یہ مقدار عمر تو آپ نے میرے لیے اس کام کی اہمیت کا اعتراف فرماتے ہوے بہت ہی کم تجویز فرمائی ہی۔ مین تو قیامت تک زندہ رہنے کی دستاویز پیش کرنیوالا ہون۔

ثعلبہ۔ میرے عزیز دوستو! یہ گفتگوے مذاق تو اور کسی وقت مناسب کے لیے تہ کر رکھو سردست کارمرجوعہ کے متعلق غور و تامل ہوکے معاملہ کا تصفیہ قابل اطمینان ہوجانا ضروری ہی۔

جذام۔ مذاق نہین۔ مین سچ عرض کرتا ہون۔ جو اصول میرے دوست نے قائم کیے ہین۔ یہ میرے ہی زندہ رہنے کے واسطے دستاویز نہین ہین بلکہ تمام احباب کی دائمی زندگی کا انکو فرمان واجب الاذعان تصور کرنا چاہیے۔

ثعلبہ۔ یہ آپ کا فرمانا بجا ہی۔ مگر اُسی حالت مین کہ ان اسرار خفیہ پر عمل درآمد کرنیکے لیے غیر معمولی قابلیت کا انسان میسر آجائے۔

جذام۔ میری نگاہ مین ایسا ایک شخص جو ہمارے اصول اور ارادون کی تکمیل مین ہماری وسعت خیال سے زیادہ کام کرگزرے بچ گیا ہی۔ اس لیے مین نے اپنی ذمہ داری کا اظہار کیا ہی۔ اور جسوقت نام بتا کر آپ کو یاد دلاؤنگا۔ ممکن نہین کہ میرے انتخاب پر جملہ احباب صاد نہ کردین۔

عباد۔ تو کیا ابھی نام بتانے مین کچھ وقفہ درکار ہی۔ یا کسی ساعت۔ گھڑی۔ پل کا انتظار؟

جذام - نہین یہ بات نہین - بلکہ مین دیکھتا ہون کہ کسی کا ذہن اُسطرف منتقل ہوتا ہے یا نہین اچھا سنیے - وہ عبداللہ المعروف بہ **ابن السودا** ہے - جو مجھسے نیزہ بازی سیکھنے آتا ہے - لیجیے اب یہ ممکن نہین ہے کہ سب صاحب میری رائے سے اتفاق نہ کرین

ثعلبہ - وہ تو میرا جانا بوجھا ہے - زہر کا بجھا ہوا ہے - غضب کا پتلا ہے - اور نہایت درجہ تیز اور ذہین - وہب بن سبا یہودی کا لڑکا جو صنعا کا رہنے والا تھا -

ابن اُبی - مین نے بھی اُسے چند مرتبہ دیکھا ہے اُسکے بشرہ سے چالاکی و ہوشیاری عیان ہے - اسوقت اُسکا تذکرہ ہونے سے خود بخود میرے دل کو مسرت ہوئی - اس لیے اب مین اُس پیشین گوئی کے پورا ہونے کا جسکا دعوے میرے دوست جذام نے کیا ہے حق الیقین کے ساتھ اقرار کرتا ہون -

سجاد و عباد - سچ پوچھو تو یہ نہایت اعلی درجے کا انتخاب ہے - اُس کی صورت کہے دیتی ہے کہ عیار زمانہ بنے گا -

ابن عامر - بے شک - اُسکے جوش غضب سے مین بھی واقف ہون - جس وقت بنی قریظہ کے یہودیون کا مسلمانون کے ہاتھون قتل عام ہوا ہے - اُسوقت اس لڑکے کی عمر انتہا بارہ برس کی ہوگی - یہ دیکھ کے کہ اُسکی قوم کے آدمی قتل ہو رہے ہین - بخلاف اظہار رنج و الم اُسکے چہرہ سے غضب و غصہ نمودار تھا - بار بار دانت پیس رہا تھا اور کہتا تھا " اے زمین و آسمان کے حقیقی مالک - اے بنی اسرائیل کے سچے خدا - مجھکو اپنے ان خاص بندون کا عوض و انتقام لینے کی توفیق عطا فرما - آہ - بڑا ظلم ہے - یہ بھیڑ بکری کی طرح ذبح کیے جا رہے ہین " مین نے یہ کلمات اُسکی زبانی سُنے تو پوچھا " تم کیا کرو گے " بولا - ابھی تو مین کچھ نہین کہتا کہ کیا کرونگا - مگر بدلہ پر دسترس ہونا شرط ہے - پھر کیا اُسوقت کسی قسم کی پہلو تہی کرونگا - تو یہ وہ معاوضہ لیا ہو کہ دیکھنے والے عش عش کرنے لگین " غرض مین نے اُسی روز سے سمجھ لیا کہ یہ لڑکا اپنے عنفوان شباب مین مسلمانون کے حق مین ضرور مضرت رسان ثابت ہوگا - اب

اسوقت اُسکا تذکرہ پیش آنے اور اُسکے انتخاب سے مجھکو اپنے خیال کی تصدیق ہو گئی - بڑا زہریلا ہے - اُسکے کاٹے کا منتر ہی نہین -

جذام - ابن السودا کی علمی لیاقت بھی اعلی درجہ کی ہے - نظم و نثر مین وہ رتبہ حاصل کیا ہے کہ بڑے بڑے شاعر اور ادیب اُسکی فصیح و بلیغ تقریر سُن کے ششدر و حیران رہجاتے ہین - ابھی مذہبی تعلیم کا بھی اُسکو شوق ہے یقین ہے چندروز مین اُسکی قابلیت اعلی پیمانہ پر پہونچ جائیگی -

ابن اُبی - بس بس - ابن السودا کیلیے زیادہ تعریف اور مدح سرائی کی ضرورت نہین وہ ہمارے مقاصد کی تکمیل کے لیے ازبس موزون ہے - اسکے اندر بیشک ایسی قابلیت ہے اگر ہمنے اپنے منشا کے مطابق اُسکو طیار کرلیا تو مسلمانون کی قومی عصبیت کا شیرازہ ہرگز قائم نہ رہ سکیگا

جذام - اُسکو تو آپ طیار ہی تصور فرمائین - صرف دو چار باتین جو تجربہ سے متعلق ہین اونکو سمجھا دی گئین تو سمجھ لینا ابھی تو آفت ہے پھر قیامت ہو جائیگا -

ابن اُبی - یہی میرا مقصد ہے - خواہ کیسا ہی لائق و ہوشیار آدمی کیون نہو مگر بغیر تجربہ کے سب بیکار ہے - اس لیے اُسکو پہلے سے وہ ضروری امور جتا کر جو ہنگام اجرا لے اصول ہر حالت مین رکھنا پڑینگے - اُسوقت اطمینان ہوگا -

جذام - کل اسی وقت پھر سب حضرات تشریف لائین - مین ابن السودا کو لا کے جلسۂ احباب مین پیش کرونگا - وہ بہت خوشی سے اس کام کی سرانجام دہی پر کمربستہ ہو جائیگا - اور جو جو امور اُسکو بتائے جائینگے ہرگز فراموش نکریگا -

غرض یہ سب امور طے ہو جانے کے بعد ہر شخص ابن اُبی کو صحت کی امید دلا کے رخصت ہوگیا - اسکے اظہار کی کوئی ضرورت نہین کہ ابن السودا جو آیندہ ابن سبا مشہور ہو کر مسلمانو ن مین تفرقہ اندازی کا باعث ہوا اُسکی ابتدائی تاریخ سے ناظرین کو مطلع کیا جائے - البتہ آیندہ جو مسلمانون کے حق مین اس ظالم نے کانٹے بوئے اور جنکی کھٹک آج تک اتحاد اسلامی کے تلوون مین موجود ہے وہ آیندہ ضبط تحریر مین لایا جائیگا

راقم - یکے از ناظرین النجم

الکلام کی مختصر کیفیت

(۱۱) اس کتاب الکلام مین شمس العلما صاحب نے اس امر کی بڑی کوشش کی ہو کہ مسلمانون مین آزادی کو رواج دین - اور آزادی بھی صرف اعمال ہی تک محدود نہ رہے بلکہ عقائد بھی اُسی رنگ مین رنگ جائین - ہر شخص اپنی سمجھ اور عقل سے اپنے لیے عقائد تجویز کر لے چنانچہ الکلام صفحہ ۱۳۴ مین مولوی صاحب نے اسپر بڑا زور دیا ہو - اور اسی کو اسلام کی تعلیم قرار دیا ہو - چنانچہ فرماتے ہین -

"سب سے پہلا مرحلہ یہ ہو کہ انسان کو اپنی فکر اور اجتہاد سے عقائد قائم کرنے چاہیین یا دوسرون کی تقلید اور پیروی سے اسلام سے پہلے جس قدر مذہب تھے) سب مین، ائمۂ دین کے سوا باقی تمام لوگ تقلید پر مجبور تھے - عیسائیون مین **پوپ** یہودیون مین **احبار**، پارسیون مین **دستور**، ہندوون مین **رشیون** اور **منیون** کے سوا کوئی شخص مذہبی عقیدہ کے متعلق کچھ بھی نہ کہہ سکتا تھا - نہ عقائد کے متعلق، اپنی راے قائم کرسکتا تھا -

اسلام نے اس قسم کی تقلید کو شرک فرما دیا اور کہا کہ

اتخذوا احبارہم ورہبانہم اربابا من دون اللہ (توبہ - آیت ۳۱)	عیسائیون اور یہودیون نے خدا کو چھوڑ کر اپنے احبار اور رہبانون کو خدا بنا لیا ہے

جب یہ آیت نازل ہوئی تو اہل کتاب نے بڑے تعجب سے کہا کہ ہم لوگ، احبار اور رہبان کو خدا کہان کہتے ہین !!! آنحضرت نے فرمایا کہ تمھارا عقیدہ ہو کہ بطریق (پادری) جس چیز کو حلال کر دیتا ہو، حلال ہو جاتی ہو اور جس چیز کو حرام کر دیتا ہو، حرام ہو جاتی ہو"

اسلام نے اس قسم کی جو آزادی دی، اس کا یہ نتیجہ تھا کہ صحابہ مین گو نہایت اختلاف مراتب تھا، لیکن عقائد مین کوئی شخص کسی کا مقلد نہ تھا، ایک جاہل بدو بھی عقائد مین بڑے بڑے صحابہ کی تقلید نہین کرتا تھا، بلکہ اپنی سمجھ اور عقل سے کام لیتا تھا اسی کا اثر ہی کہ گو زمانہ مابعد مین جب اسلام کو تنزل ہوا تو تقلید کا رواج شروع ہوا لیکن یہ مسألہ آج تک مسلم رہا کہ لایجوز التقلید فی العقاید یعنی عقائد مین تقلید جائز نہین - اسلام کی یہی ہدایت تھی جو ہزار برس کے بعد **لوتھر** کے خیال مین آئی اور جسکی بنا پر اُس نے دنیا کو **پوپ** کی غلامی سے آزادی دلائی - یورپ مین ہر قسم کی مذہبی آزادی کی بنیاد درحقیقت گویا اسلام کی اسی ہدایت پر قائم ہوئی اور قائم ہے "

ف - اس عبارت کو دیکھکر ہر شخص سمجھ سکتا ہی کہ مولوی صاحب کا منشا کیا ہی - مولوی صاحب چاہتے یہ ہین کہ یورپ کی سی مذہبی آزادی مسلمانون مین آجائے - جب ہر شخص اپنے لیے اپنی سمجھ سے عقائد تجویز کریگا اور سلف کی پیروی اس بارے مین نہ کیجائیگی تو کیا اسکا نام الحاد نہ ہوگا ؟ تقلید کی ممانعت کا مطلب تو یہ ہی کہ عقائد کو ہر شخص تحقیق کے ساتھ اختیار کرے - یعنی عقاید اسلامیہ کو اُنکے دلائل کے ساتھ جانے - نہ یہ کہ اُنکو بازیچۂ طفلان بنادے -

آیت کا حوالہ بھی بے جوڑ ہی - تحلیل و تحریم کا اختیار اور چیز ہی اور تقلید اور چیز - یہ بالکل غلط ہی کہ صحابہؓ مین باہم اختلاف عقائد تھا اور ایک جاہل بدو بھی اپنی عقل اور سمجھ سے اپنے لیے عقائد تجویز کرتا تھا کسی صحابی سے اخذ نہ کرتا تھا -

(۱۲) مولوی صاحب کی یہ بھی خواہش ہی کہ حدود شرعیہ دنیا سے موقوف ہوجائین - اور صرف حدود ہی پر موقوف نہین بلکہ جو حکم جس وقت جسکا جی چاہے یہ کہہ کر ٹال دے کہ یہ حکم فلان زمانہ کے ساتھ مخصوص تھا - اب فرمائیے - اگر یہ بھی الحاد نہین ہی تو الحاد کس چیز کا نام ہی؟ الکلام صفحہ ۱۱۳ مین مولوی صاحب فرماتے ہین :-

"اوپر بیان ہو چکا ہی کہ پیغمبر جس قوم مین مبعوث ہوتا ہی اُسکی شریعت مین اُس قوم کی عادات اور خصوصیات کا خاص طریقہ پر لحاظ ہوتا ہی لیکن جو پیغمبر تمام عالَم کے لیے معبوث ہو، اُسکے طریقۂ تعلیم مین یہ اصول چل نہین سکتا، کیونکہ نہ وہ تمام دنیا کی قومون کے لیے الگ الگ شریعتین بنا سکتا ہی نہ تمام قومون کی عادات اور خصوصیتین باہم متفق ہو سکتی ہین۔ اسلیے وہ پہلے اپنی قوم کی تعلیم و تلقین شروع کرتا ہی اور انکو محاسن اخلاق کا نمونہ بناتا ہی، یہ قوم اُسکے اعضا اور جوارح کا کام دیتی ہی۔ اور اُسی کے نمونہ پر وہ اپنی تلقین کا دائرہ وسیع کرتا جاتا ہی، اُسکی شریعت مین اگرچہ زیادہ تر وہ قواعد کلّیہ اور اصول عام ہوتے ہین جو قریباً تمام دنیا کی قومون مین مشترک ہوتے ہین، تاہم خاص اُسکی قوم کی عادات اور خصوصیات کا لحاظ زیادہ ہوتا ہی لیکن جو احکام اُن عادات اور حالات کی بنا پر قائم ہوتے ہین اُنکی پابندی مقصود بالذات نہین ہوتی اور نہ اُنپر چندان زور دیا جاتا ہی"

پھر صفحہ ۱۱۵ مین فرماتے ہین:-

اس اصول سے یہ بات ظاہر ہو گئی کہ شریعت اسلامی مین چوری۔ زنا۔ قتل وغیرہ کی جو سزائین مقرر کی گئی ہین اُن مین کہان تک عرب کے رسم و رواج کا لحاظ رکھا گیا ہی اور یہ کہ اُن سزاؤن کا بعینہا اور بخصوصہا پابند رہنا کہان تک ضروری ہی"

ف - صاف صاف تصریح ہو گئی کہ بہت سے احکام شرعیہ کسی خاص قوم سے مخصوص ہوتے ہین اور چوری۔ زنا۔ قتل وغیرہ کی سزاؤن کو اسی ذیل مین داخل کر کے اُڑا دیا۔ افسوس ہی کہ شریعت کی رازدانی جس قدر مولوی صاحب مین ہی، صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم مین نہ تھی۔ اسی وجہ سے صحابۂ کرام کے عہد مین ممالک عجم مفتوح ہوے اور اُنھون نے وہان بھی یہی سزائین جاری رکھین آگے چل کر مولوی صاحب نے حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا حوالہ دیا ہی کہ یہ خرافات ہمنے اُنھین سے اخذ کی ہین۔ مگر حاشا وکلا حضرت محدث دہلوی، مولوی صاحب کے اس الزام سے

بری ہین - اُنکے مضمون مین اس الحادی مضمون کا نام ونشان بھی نہین یہ - اُنھون نے لکھا ہی کہ "جن احکام مین کسی قوم کی خصوصیت ہوتی ہی اُن احکام مین آیندہ نسلون کیلیے شارع کی طرف سے تنگی نہین ہوتی"، پس اُنھون نے چوری وغیرہ کی سزاؤن کو اسمین داخل نہین کیا اور انھون نے ایک حد قائم کردی کہ جن احکام مین خصوصیت ہوگی اُن احکام مین شارع کی طرف سے آیندہ نسلون کو کوئی حکم نہ ہوگا - معلوم ہوگیا کہ جن احکام مین ایسا نہ ہو وہ احکام عام ہین -

(۱۳) مولوی صاحب نے اِس امر کی بھی کوشش کی ہی کہ مخالفینِ مذہبِ اسلام کے ساتھ دوستی اور محبت کے رشتے قائم کیے جائین - غالباً اس سے مقصود یہ ہوگا کہ بغیر اس تدبیر کے حمیت اسلامیہ کی بنیاد متزلزل نہ ہوگی - خیر جو کچھ بھی مقصد ہو مگر اسمین شک نہین کہ مولوی صاحب کا یہ مضمون قرآن اور حدیث کی تصریحات کثیرہ کے برخلاف ہی - خود مولوی صاحب کو بھی اسکا احساس ہوا کہ مسلمان میرے اس مضمون پر اعتراض کرین گے - چنانچہ جہان آپ نے مضمون مذکورۂ بالا رقم فرمایا ہی اُسکے حاشیہ مین لکھتے ہین :-

"قرآن مجید مین بہت سی آیتین اس قسم کی موجود ہین جن مین یہ حکم ہی کہ غیر مذہب والون سے دوستی اور محبت نہ رکھو، اور انھین آیتون کو ہمارے ظاہربین علما ہر موقع پر پیش کرتے ہین لیکن وہ آیتین اُن کافرون سے مخصوص ہین جو مسلمانون سے مذہبی لڑائی لڑتے ہین - چنانچہ خود خدا نے اس آیت کے بعد تصریح فرمادی اور فرمایا کہ انما ینھٰکم اللہ عن الذین قاتلوکم فی الدین واخرجوکم من دیارکم وظاہروا علیٰ اخراجکم ان تولوہم یعنی خدا تو اُن لوگون سے دوستی رکھنے کو منع کرتا ہی جو تم سے مذہب کے بارے مین لڑے اور تم کو تمھارے گھرون سے نکالدیا اور تمھارے نکال دینے پر اعانت کی"

{ ملاحظہ ہو الکلام صفحہ ۲۳۱ }

باقی آئندہ

من مذہبہ لدغیرہ من الاخبار التی شاعت عنہم علیہم السلام والثانی ان لایکون فی ذلک تناف لان قولہ منہا دلاء فانہ جمع کثرۃ

وہو ما زاد علی العشرۃ ولا یمتنع ان یکون المراد بہ اربعین دلوا حسب ما تضمنتہ الاخبار الاولۃ ولو کان المراد بہا دون العشرۃ لکان جمعہ یاتی علی افعل دون فعال علی انہ قد حصل العلم بحصول النجاسۃ ونزح اربعین دلوا یزیل حکم النجاسۃ ایضا وذلک معلوم وما دون ذلک طریقہ اخبار الاحاد فینبغی ان یکون العمل علی ما قلناہ فاما ما رواہ الحسین بن سعید عن ابن ابی عمیر عن جمیل بن دراج عن ابی اسامۃ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام فی الفارۃ والسنور والدجاجۃ والکلب والطیر قال فاذا لم یتفسخ او لم یتغیر طعم الماء فیکفیک

کیونکہ ان کا مذہب اس بارے مین مشہور تھا یا دوسری احادیث ائمہ علیہم السلام کی اس بارے مین شائع تھین - دوسرے یہ صورت بھی ہے کہ ان احادیث مین باہم منافات نہ ہو کیونکہ لفظ دلاء جمع کثرت ہے اور جمع کثرت وہ جمع ہے جس کے افراد دس سے زیادہ ہون - لہذا ممکن نہین ہے کہ اس سے چالیس ڈول مراد ہون جیساکہ پہلی حدیثون سے معلوم ہوا اور اگر دس سے کم ڈول مراد ہوتے تو اُسکی جمع فعل کے وزن پر آتی : فعال کے وزن پر علاوہ اسکے نجاست کے حصول کا علم ہو چکا اور چالیس ڈول نکال ڈالنے سے اس نجاست کے زوال کا علم ہو جائیگا اور چالیس ڈول سے کم کی روایتین اخبار احاد ہین لہذا چاہیے کہ عمل اسی پر ہو جو ہم نے بیان کیا لیکن وہ حدیث جو حسین بن سعید نے ابن ابی عمیر سے اُنھون نے جمیل بن دراج سے اُنھون نے ابو اسامہ سے اُنھون نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے چوہیا اور بلّی اور مرغی اور کتّے اور پرندے کے متعلق پوچھا تو اُنھون نے کہا کہ جب یہ چیزین پھٹی نہ ہون یا پانی کا مزہ نہ بدلا ہو تو تم کو پانچ ڈول نکال ڈالنا چاہیے اور اگر پانی کا مزہ بدل گیا ہو تو اتنا پانی نکالو کہ بو جاتی رہے - پس یہ حدیث دو باتون کا احتمال رکھتی ہے ایک تو وہی جو کہ پہلی حدیثون کے متعلق ہم بیان کر چکے ہین - دو

سلہ یہ تاویل نہایت عجیب و غریب ہے جیساکہ سابقاً بیان ہوا - اچھا اگر یہی بات ہوتی اور سائل کو امام کا مذہب اس بارے مین معلوم ہوتا یا دوسری احادیث ائمہ علیہم السلام کی اسکو پہونچگئی ہوتین تو وہ سوال مین ان اشیا کو کیون شامل کرتا - کیا سائل کو امام کا امتحان لینا مقصود تھا ؟

خمس دلاء وان تغیر الماء فخذ منہ حتی یذہب الریح فہذا الخبر یحتمل وجہین احدہما ہو الذی ذکرناہ فی الاخبار الاولۃ وہو

ان یکون اجاب عن حکم الدجاجة والطیر والثانی ان نحمله علی انه اذا وقع فیہا الکلب فخرج منہا حیا فانه ینزح منہا مقدار

الی سبع دلاء ولیس فی الخبر انه مات فیہا والذی یدل علی ذلک ما اخبرنا به الحسین بن عبید اللہ عن احمد بن محمد بن یحیی عن ابیه عن محمد بن علی بن محبوب عن العباس بن معروف عن عبد اللہ بن المغیرة عن ابی مریم قال حدثنا جعفر علیه السلام قال کان ابو جعفر علیه السلام یقول اذا مات الکلب فی البئر نزحت قال جعفر علیه السلام اذا وقع فیہا ثم اخرج منہا حیا نزح منہا سبع دلاء قوله علیه السلام اذا مات الکلب فی البئر نزحت محمول علی انه تغیر معه احد اوصاف الماء فان ذلک یوجب نزح جمیعه واذا لم

یتغیر کان الحکم فیه ما قدمناه فاما ما رواه محمد بن احمد بن یحیی عن احمد بن الحسن بن علی بن فضال عن عمرو بن سعید عن مصدق

یہ کہ امام نے صرف مرغی[1] اور پرندہ کا حکم بتایا - دوسری بات یہ ہے کہ ہم اس حدیث کو اس صورت پر محمول کریں جبکہ کنوین مین کتا گرجائے اور اس سے زندہ نکل آئے تو اس سے یہ مقدار سات ڈول تک نکالڈالے جائین حدیث مین یہ ذکر نہیں ہے کہ وہ جانور اس مین مرگیا تھا - اس مطلب کی تائید اُس روایت سے ہوتی ہے جو ہمسے حسین بن عبید اللہ نے بیان کی وہ احمد بن محمد بن یحیی سے وہ اپنے والد سے وہ عبد اللہ بن مغیرہ سے وہ ابو مریم سے روایت کرتے ہین وہ کہتے ہین کہ ہمسے جعفر علیہ السلام نے بیان کیا کہ ابو جعفر علیہ السلام فرماتے تھے کہ جب کتا کنوین مین گرجائے پھر اس سے زندہ نکل آئے تو اس سے سات ڈول نکالڈالنا چاہیے - اور امام کا یہ فرمانا کہ جب کتا کنوین مین گرجائے تو کل پانی نکالڈالنا چاہیے - یہ اس صورت کے لیے ہے جبکہ پانی کا کوئی وصف بدل جائے - اس صورت مین البتہ کل پانی نکالنا واجب ہے - لیکن اگر پانی کا وصف نہ بدلا ہو تو اسکا وہی حکم ہے جو ہم پہلے بیان کرچکے - لیکن وہ روایت جو محمد بن احمد ابن یحیی سے روایت کی ہے وہ احمد بن حسن بن علی بن فضال سے وہ عمرو بن سعید سے وہ مصدق

[1] یہ وہی عجیب وغریب تاویل ہے جو مصنف نے اوپر کی حدیثون مین ذکر کی ہے تعجب ہے کہ جو لوگ عالم کے مقتدا ہون - جنکا ایک ایک لفظ قانون الٰہی کا حکم رکھتا ہو - اُنکے کلام مین ایسی شتبہ اور مغالطہ آمیز باتین پائی جائین - جس سوال مین دس چیزونکی بابت پوچھا گیا ہو اُس کی جواب مین ایک حکم عام جو سب چیزون پر منطبق ہوتا ہو دیا جائے تو یقیناً سائل اپنی کل اشیای مسئول عنہا پر اس جواب کو منطبق کریگا - اب اگر مجیب کی مراد صرف بعض اشیا تھین تو کیا یہ نہ کہا جائیگا کہ مجیب یا تو بے تمیز تھا یا فریبی تھا؟ معاذ اللہ منہ ۱۲

ابن صدقة عن عمار الساباطي عن ابي عبد الله عليه السلام قال سُئل عن بئر يقع فيها كلب او فارة او خنزير قال ينزح كلها فالوجه في هذا الخبر في حديث ابي مريم من قوله اذا مات الكلب في البئر نزحت ان نحملها على انه اذا تغير احد اوصاف الماء من اللون والطعم والرائحة واما مع عدم ذلك فالحكم ما ذكرناه فاما ما رواه محمد بن احمد بن يحيى عن الحسن بن موسى الخشاب عن غياث بن كلوب عن اسحاق بن عمار عن جعفر عن ابيه ان عليا عليه السلام كان يقول الدجاجة ومثلها يموت في البئر ينزح منها دلوان او ثلثة واذا كانت شاة وما اشبهها فتسعة او عشرة فلا ينافي ما قدمناه لان هذا الخبر شاذ وما قدمناه مطابق للاخبار كلها ولانا اذا عملنا على تلك الاخبار يكون قد عملنا على هذه الاخبار لانها داخلة فيها وان عملنا على هذا الخبر احتجنا ان نسقط تلک جملة ولان العلم یحصل بزوال النجاسة مع العمل بتلک الاخبار ولا یحصل مع

ابن صدقہ سے وہ عمار ساباطی سے وہ ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کرتے ہین کہ امام سے کنوین کی بابت پوچھا گیا کہ اُس مین کتا یا چوہیا یا سور گر جائے (تو کیا کیا جائے) امام نے فرمایا کہ کُل پانی نکال ڈالنا چاہیے۔

پس مطلب اس حدیث کا یہ ہی کہ کتے کا کنوین مین مرجانا اس صورت پر محمول ہی جب پانی کا کوئی وصف بدل جائے۔ خواہ رنگ خواہ مزا خواہ بو۔ ولیکن جبکہ پانی کا کوئی وصف نہ بدلا ہو تو حکم وہی ہی جو ہم بیان کرچکے۔ لیکن وہ حدیث جو محمد بن احمد بن یحیی نے حسن بن موسی خشاب سے انھون نے غیاث بن کلوب سے اُنھون نے اسحاق بن عمار سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہی کہ علی علیہ السلام فرماتے تھے کہ مرغی اور اسکے مثل کوئی جانور کنوین مین گر کر مرجائے تو اُس سے دو یا تین ڈول نکالے جائین اور اگر بکری اور اسکے مثل کوئی جانور ہو تو نو یا دس ڈول نکالے جائین۔ پس یہ روایت گذشتہ روایات کے منافی نہین ہی۔ کیونکہ یہ روایت شاذ ہی اور جو حدیثین سابق مین بیان ہوئین وہ دوسری حدیثون کے مطابق ہین اور یہ وجہ بھی ہی کہ جب ہم اُن حدیثون پر عمل کرینگے تو ان حدیثون پر بھی عمل ہو جائیگا کیونکہ یہ حدیثین اُن مین داخل ہین اور اگر ہم اس حدیث پر عمل کرینگے تو ضرور اُن حدیثون پر عمل نہ ہوگا اور یہ وجہ بھی ہی کہ اُن حدیثون پر عمل کرکے زوال نجاست کا علم ہو جاتا ہی اور ان حدیثون پر عمل کرکے یہ علم حاصل نہ ہوگا۔

العمل بهذا الخبر **باب** البئر يقع فيها الفارة والوزغة والسام ابرص اخبرني الشيخ ابو عبد الله عن احمد بن محمد عن ابيه
عن الحسين بن الحسن بن ابان
عن الحسين بن سعيد عن حماد
وفضالة عن معاوية بن عمار
قال سالت ابا عبد الله عليه
السلام عن الفارة والوزغة
يقع في البئر قال ينزح منها
ثلث دلاء وعنه عن فضالة
عن ابن سنان عن ابي عبد الله
عليه السلام مثله فاما ما رواه
الحسين بن سعيد عن القاسم
عن علي قال سالت ابا عبد الله
عليه السلام عن الفارة تقع
في البئر قال سبع دلاء
وعنه عن عثمان بن عيسى
عن سماعة قال سالته عن
الفارة تقع في البئر او الطير
قال ان ادركته قبل ان
ينتن نزحت منها سبع دلاء
فالوجه في هذين الخبرين ان
نحملها على ان الفارة اذا كانت قد تفسخت فانه ينزح منها سبع دلاء والخبران الاولان نحملهما على انها اخرجت قبل

باب کنوین مین اگر چوہیا اور مینڈھک اور چھپکلی گر جائے۔

مجھے شیخ ابو عبد اللہ نے احمد بن محمد سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے حسین بن حسن بن ابان سے اُنھون نے حسین بن سعید سے انھون نے حماد اور فضالہ سے اُنھون نے معاویہ بن عمار سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے مین نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے چوہیا اور مینڈک کی بابت پوچھا کہ وہ کنوین مین گر جائین (تو کیا کیا جائے) امام نے فرمایا اُس سے تین ڈول نکال ڈالے جائین۔ اور نیز حسین بن سعید سے مروی ہے وہ فضالہ سے وہ ابن سنان سے وہ ابو عبد اللہ علیہ السلام سے اسی کے مثل روایت کرتے ہین۔ **لیکن** وہ حدیث جو حسین بن سعید نے قاسم سے انھون نے علی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے مین نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے چوہیا کی بابت پوچھا کہ وہ کنوین مین گر جائے تو امام نے فرمایا کہ سات ڈول نکال ڈالو۔ اور نیز حسین بن سعید سے مروی ہے وہ عثمان بن عیسی سے وہ سماعہ سے روایت کرتے ہین کہ انھون نے کہا مین نے امام سے چوہیا کی بابت پوچھا کہ وہ کنوین مین گر جائے (تو کیا کیا جائے) امام نے فرمایا کہ اگر قبل اسکے کہ وہ بدبودار ہو تمکو موقع مل جائے تو سات ڈول نکال ڈالو **پس** ان دونون حدیثون کا مطلب یہ ہے کہ ہم ان کو اس صورت پر محمول کرین جبکہ وہ چوہیا پھٹ جائے اس صورت مین البتہ سات ڈول نکالے جائین گے اور پہلی دونون حدیثون کو اس صورت پر محمول کرین جبکہ وہ نکال ڈالی جائے قبل اسکے کہ

مضمون نگاری کے قواعد

ی مضمون نگارون کی بہت ضرورت ہے مگر النجم کی مضمون نگاری کے لیے حسب ذیل قواعد کی پابندی
جو حضرات قواعد کی پابندی نہ کرینگے جن صاحب کا مضمون درج نہو وہ براہ کرم معاف فرمائین اور عدم اندراج
کی بابت بھی دفتر کا عزیز وقت نہ ضائع ہونا چاہیے نہ مضمون کی واپسی کا صرف دفتر کے ذمہ رہنا چاہیے۔

وہ قواعد یہ ہین

مضمون علمی یا مذہبی ہو اور مضمون نگار اس بحث مین کافی واقفیت و مہارت رکھتا ہو۔

جو مضامین فرق مخالفہ کے رد مین ہون اُنمین تحقیق والزام دونون چیزون سے کام لیا گیا ہو۔ اور الزام مین مخالف کے مذہب پر پوری اطلاع کا ثبوت ملے۔ تہذیب و متانت کا پورا لحاظ ہو گا یون جواب بھی دعا و ثنا کے ساتھ ہو اور مضمون نگار اسکا بھی ملتزم ہو کہ مخالف کے جواب الجواب کا سلسلہ جب تک چلے اپنا قلم نہ روکے۔

عبارت مین گنجلک اور طول بالکل نہو صاف سلیس اردو ہو۔ عربی فارسی کی عبارتین اگر منقول ہون تو اُنکا ترجمہ بھی جانا چاہیے خط صاف ہو کر پڑھنے والے کو کسی مقام پر اشتباہ نہ پیدا ہو۔

مضمون النجم کے موجودہ پیمانہ پر آٹھ صفحہ سے زائد نہو کبھی کبھی اشد ضروری مضمون کو سولہ صفحہ تک دیے جا سکتے ہین

مضمون نگار صاحبان دفتر ہذا سے کسی صلہ اور معاوضہ کے آرزومند نہون۔ ان اجرهم الا على الله

جن صاحب کا مضمون پسند آجائیگا اور وہ ہر ماہ مین ایک مضمون دینے کا وعدہ کرینگے تو انکے نام النجم ہدیۃً جاری کر دیا جائیگا اور انعامی کتابین جو خریداران النجم کے لیے تجویز ہوا کرینگی اُنکو بھی ملتی رہینگی۔

جو مضمون حسن و خوبی کی اس حد تک پہنچ جائے کہ عام طور پر لوگون کو اس سے باخبر بنانا مفید سمجھا جائے اُسکے لکھنے والے کو ہر فروخت کی قیمت کا خمس بذریعہ منی آرڈر (نہ بہ نیت معاوضہ) بھیجدیا جایا کریگا۔

اگر کسی صاحب کی نظر سے مخالف کا کوئی مضمون جو اسلام پر حملہ آور ہو گذرے اور وہ قابلیت و فرصت رکھتے ہون تو اس مضمون کو بعینہ یا اگر انگریزی زبان مین ہو تو مع ترجمہ کے دفتر ہذا مین بھیجدین۔

ہر مضمون زائد از زائد ایک ماہ کے اندر ہی اندر اسکی ضرورت کو ملحوظ رکھکر شائع ہو جائیگا اور اگر کوئی عائق قوی پیش آجائیگا تو مضمون نگار کو اطلاع دیجائیگی۔

اطلاع عام

حسب دستور قدیم اس مرتبہ بھی بتقریب ماہ مبارک
دفتر النجم کی موجودہ کتب مین رعایت کیجاتی ہے۔
یہ رعایت یکم رمضان سے شروع ہوکر ۱۵ شوال تک رہیگی۔
ابکی مرتبہ بہ نسبت سالہاے گذشتہ کے رعایت زیادہ
کی گئی ہے فہرست رعایتی قیمت کی منسلکۂ ہذا ہے۔
اس موقع کو شائقین علوم دینیہ غنیمت سمجھین کیونکہ
ایسی عظیم الشان رعایت پھر ممکن نہین وما علینا الا البلاغ

الملتمس
مینجر دفتر النجم لکھنؤ پاٹانالہ